REGD. NO. P/GDP - 3

ایڈیٹر : محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر : جاوید اقبال اختر

۲۸ محرم ۱۳۹۴ھ ۲۱ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش ۲۱ فروری ۱۹۷۴ء

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود

خدا تعالیٰ کی قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان!

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "مصلح موعود" کے بارہ میں عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"خدائے رحیم و کریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہُوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اُس کے پاک رسُول محمد مصطفٰے کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھُلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے۔ اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کأنّ اللہ نزل من السّماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳)

ہفت روزہ بدر قادیان مصلح موعودؓ نمبر
مورخہ ۲۱ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش

تعمیرِ ملّت ـــ اور ـــ مُصلح موعُودؓ

مسلم اخبارات میں کتابوں کے اشتہار کے طور پر اس مضمون کا اعلان اکثر آپ نے پڑھا ہوگا کہ تعمیر ملت کے لئے فلاں کتاب کا مطالعہ کرو۔ اور فلاں تصنیف خرید و۔ مگر ان کتب فروشوں کو کون بتائے کہ ملت کی تعمیر کے لئے جس قسم کے میٹیریل کی بنیادی ضرورت ہے وہ اُن کے پاس نہیں۔ وہ تو صرف استخوان فروش ہیں۔ پُرانے بزرگوں کی کچھ باتیں انہوں نے قصّہ کہانی کے رنگ میں چند اوراق پر طبع کروا لی ہیں۔ اور اُن کو بیچ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ جس طرح اُن کتب کی آمدنی سے اُن کے اہل وعیال کے پیٹ بھر گئے اِسی طرح ملت کی تعمیر بھی ہوگئی۔ بس اُن کا فرض ختم ہوا۔ وہ نہیں جانتے کہ ملت کی تعمیر کے لئے زندہ عملی نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ دِلوں میں زندہ ایمان اور عملی کام کے لئے ایسے جوش اور ولولہ کی ضرورت ہوتی ہے جو قوم کو فعّال بنا دے ـــ آپ قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ آپ کو یہی پیغمبرانہ طریق کار انبیاء سابقین کے پاک نمونہ میں کارفرما نظر آئے گا۔ بطور مثال سورۃ صٓ کی حسب ذیل آیاتِ کریمہ پر غور کیجئے۔ اللہ تعالےٰ بعض جلیل القدر انبیاء کرام کا نام لے کر فرماتا ہے:-

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ۝ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝
(سورۃ صٓ آیت: ۴۶-۴۷)

اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ جو بڑے فعّال اور دُور اندیش تھے۔ ہم نے اُن کو ایک خالص بات کے لئے چُن لیا تھا۔ اور وہ اصل گھر یعنی آخرۃ کی یاد تھی۔

ان دونوں آیات میں جن عظیم المرتبت انبیاء علیہم السلام کا ذکر آیا ہے، اس مقام پر اُن کی دو خاص صفات کا ذکر کیا ہے۔ اوّل یہ کہ وہ اولی الایدی تھے یعنی وہ صرف باتیں بنانے والے اور منصوبے سوچنے والے ہی نہ تھے بلکہ وہ عملی آدمی اور فعّال وجود تھے۔ جو کہتے وہ کرکے دکھاتے۔ جو منصوبہ کسی کام کے لئے تیار کرتے اس کے مطابق عمل بھی کرتے اور ساتھ کے ساتھ ان میں دوسری صفت دُور اندیشی کی تھی۔ جو کام کیا وہ دفع الوقتی کے طور پر نہیں یا وقتی ضرورت کو پُورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس کے دُور رس نتائج پر نگاہ رکھتے ہوئے اس کا منصوبہ بنایا۔ دُور اندیشی کے متعلق دوسرے مقام پر قرآن کریم میں اس امر کا تاکیدی حکم دیا گیا کہ

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

کہ ہر شخص کو خوب دُور اندیشی سے کام لینا چاہیئے۔ جس بات کی کل ضرورت پڑنے والی ہے۔ اُس کے بارہ میں آج سوچو۔ اور اُس کی تیاری میں لگ جاؤ۔ تا جب کل اس سے واسطہ پڑے تو تمہیں کسی طرح کی نہ تو پریشانی ہو نہ بوجہ عدم تکمیل کے کوئی کام ادھورا رہنے پائے۔ افسوس تعمیر ملت کے لئے جوش تو بہت دکھایا جاتا ہے مگر عملی طور پر کیا کرایا کچھ نہیں جاتا۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ملت جیسی تھی نہ صرف ویسی کی ویسی ہے بلکہ پہلے سے ابتر حالت میں ہوتی جا رہی ہے۔ بایں ہمہ کتب فروشوں کی کتابوں کے اشتہار برابر چلتے چلے جا رہے ہیں۔ اُنہیں تو پیسے کھرے کرنے سے غرض ہے۔ اُن کی بلا سے ملت کی تعمیر ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ کام تو علماء کا تھا جو اپنے تئیں ورثۃ الانبیاء قرار دیتے ہیں۔ مگر ان کی بے علمی اور نا اہلی کا حال اُن نتائج سے ظاہر ہے جو ان کی موجودگی میں ملت کی حالت کے بد سے بدتر ہوتے جانے کی صورت میں ہر کس وناکس دیکھ رہا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اُوپر ذکر کیا ملت کے لئے جس چیز کی اوّل نمبر پر بے حد ضرورت ہے وہ ہے دلوں میں زندہ اور فعّال ایمان پیدا کر دینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں ایمان تو اُٹھ چکا ہے۔ اور اس کو دوبارہ دلوں میں راسخ کرنے کے لئے تقدیر الٰہی نے امام مہدی کی بعثت مقدر فرمائی تھی۔ مگر افسوس کہ علماء زمانہ خود بھی اس مبارک وجود کی شناخت سے محروم رہے اور اپنے زیر اثر عامۃ المسلمین کو بھی اس کی شناخت سے دُور رکھتے چلے گئے۔ لیکن نتیجہ اس کا کچھ دیکھ چکے ہیں اور باقی دیکھتے چلے جائیں گے۔ خود علماء کی مقبولیت دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ وہ عوام میں اپنا اعتماد کھو چکے ہیں۔ اس کی وجہ وہ انتشار ہے جس کا یہ لوگ سبب بنے ہوئے ہیں وہ ہیئتِ جامعہ جو ساری ملت کو ایک دھاگے کی طرح باندھ لے اُن کے ہاتھ میں نہیں رہی۔ وہ تو امام مہدی ہی کا وجود ہے جس کو ازل سے اس برکت سے سرفراز کیا گیا۔ بکھرے موتی جب ایک لڑی میں پرو دیئے جاتے ہیں تو وہی زینت اور خوبصورتی کا باعث بن جایا کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں جب تک تنظیم نہیں وہ کچھ بھی نہیں۔ منتشر افراد کوئی نتیجہ خیز کام نہیں کر سکتے ـــ خدا تعالیٰ نے یہ نعمت علماء زمانہ سے چھین کر **امام مہدی** کی جماعت کو عطا فرمائی۔ یہ لوگ امام مہدی پر ایمان لائے ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی سعادت پائی۔ اور امام مہدی کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو نظامِ خلافت میں باندھ دیا۔ خلیفہ برحق کی قیادت میں اِس جماعت نے وہ کام کئے جس سے دوسرے مسلمان محروم و بے نصیب ہیں۔

صحیح اور کامیاب قیادت یہی ہے کہ قائدِ ملت افرادِ ملت سے وقت کے تقاضا کے مطابق کام لے۔ انہیں ایثار و قربانی کا عادی بنائے۔ اُن کے سامنے ایسا پروگرام رکھے جو محض وقتی نہ ہو بلکہ جس طرح دینِ اسلام وقتی دین نہیں اسی طرح اس کی خدمت کرنے والے مخلصین کے پیش نظر کوئی وقتی سکیم نہ ہو۔ بلکہ پیغمبرانہ طریق کے مطابق اس کی سکیمیں دُور رس نتائج کی حامل ہوں۔ وہ ایک نسل کو سنوارنے والے یا ایک خطہ اور طبقہ کو اپنے فیض سے فیضیاب کرنے والے نہ ہوں بلکہ ان کا پروگرام جہاں ساری دنیا پر محیط ہو وہاں اُن میں ملّی رُوح کچھ اس طور سے بھر دیں کہ نسلاً بعد نسلٍ وہ کام اس جذبہ اور خلوص سے جاری رہے جیسے آغازِ کار میں اس کی شروعات ہوئیں۔

خدا کی بڑی رحمتیں ہوں مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی رُوح پر۔ انہوں نے ملت کی تعمیر میں وہ کام کیا جو وقت کا عین تقاضا تھا۔ آپؓ کا عہدِ خلافت اُولی الایدی والابصار کی جیتی جاگتی تصویر ثابت ہوا۔ دینِ اسلام کی تبلیغ کے لئے نوجوانوں کو زندگیاں وقف کر دینے کی صرف ترغیب ہی نہیں دی بلکہ خدا تعالےٰ نے سینکڑوں نفوس کو اس بے مثال عملی قربانی پیش کرنے کی سعادت بھی بخشی۔ پہلے آپ نے اپنی زیر نگرانی ان کی مرکز میں تعلیم و تربیت کی۔ پھر وہ نہایت درجہ کا خلوص اور خدمتِ دین کا صحیح ولولہ دِلوں میں لئے اپنے وطنوں کو خیر باد کہتے ہوئے اپنے اعزہ و اقرباء کی جُدائی خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے دُور دراز کے ملکوں میں نکل گئے۔ کیوں نکلے؟ محض اس لئے کہ دینِ اسلام کا پیغام سچی روحانیت سے بے بہرہ دُنیا کے کونے کونے تک پہنچے۔ اور خدا کے بندے خدا کی شناخت کرکے اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کر لیں۔ جماعت کے دوسرے طبقہ نے وقت کی ضرورت کے مطابق اسلامی تعلیمات اور قرآنی انوار سے بھرپور کتابیں لکھیں۔ اپنا بہترین علم و فن دینِ اسلام کی خدمت میں لگا دیا۔ پھر جماعت کے ذی ثروت افراد سے لیکر غریب احمدی تک نے اپنے دلی خلوص اور محبت کا عملی اظہار کرتے ہوئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس سے میدانِ عمل میں کام کرنے والوں کے لئے فنڈ میسّر آیا۔ اور اشاعتِ لٹریچر کے لئے مالی ذرائع پیدا ہوئے۔ ان سب مخلصین کی قُربانیاں برابر چلی چلی جا رہی ہیں۔ جب سے اُن کا آغاز حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک ہاتھوں سے ہوا اِلیٰ ماشاء اللہ جاری رہے گا۔ اِسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس مبارک وجود نے فرمایا تھا ؎

ہے ساعتِ سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو مَیں کر دوں انجام خدا جانے

جنگوں سے مراد رُوحانی اور دلائل کی جنگیں ہیں جو تبلیغ و اشاعتِ دین کے سلسلہ میں جماعت کے مبلغین کر رہے ہیں۔

چالیس سال کی مدت کوئی معمولی نہیں۔ وقتی جوش میں آکر بڑے سے بڑا کام بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسی مسلسل قربانیاں جو چالیس سال کی لمبی مدت پر ممتد ہوں اور پھر بھی پوری تر و تازگی کے ساتھ چلتی چلی جا رہی ہوں۔ اس کی مثال اس وقت کہیں ڈھونڈے سے نہ ملے گی۔ یہ جماعتِ احمدیہ کی امتیازی شان ہے اور تعمیرِ ملت کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا شاندار کارنامہ ہے۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے دو نسلوں نے تو شاندار عملی نمونہ ان قربانیوں کا دیکھا اور دکھایا۔ اور اب تیسری نسل بھی اس نیک کام میں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چل پڑی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو استقامت بخشے اور یہ کام بس چلتا ہی چلا جائے تا آنکہ اسلام کا موعود رُوحانی غلبہ ساری دُنیا پر ہو جائے ـــ!!

تعمیرِ ملت کا یہ خصوصی کام جسے اصطلاحی طور پر "تحریکِ جدید" کا نام دیا گیا ۱۹۳۴ء میں پہلے تو بر صغیر سے شروع ہوا۔ اور اب جبکہ اس پر ۴۰ سال کا عرصہ گذرتا ہے اس عرصہ میں اس تحریک نے یا بہ لفظِ دیگر اس کے پروگرام نے بڑی وسعت حاصل کر لی ہے۔ (باقی ص۱۵ پر)

اسلام کی آخری جنگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند مہدی معہود کے ذریعہ جیتی جائیگی

اس مقصد کے حصول کیلئے تم اپنی جان، اولاد اور مال کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی کیلئے پیش کردو

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

فرمودہ ۲۶ر فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۳ء بمقام ربوہ

مورخہ ۲۶ر فتح ۱۳۵۲ ہش : ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے جو خطاب فرمایا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں :-

"رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

(آلِ عمران : ۱۹۴-۱۹۵)

"رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۝ (الاعراف : ۹۰)

اور پھر فرمایا :-

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانو! تم مغرب کے اندھیروں میں مستانہ وار گھس کر خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے اور اس کی توحید کو قائم کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تم پر سلام ہو۔

اے اسلام کے فدائیو! تم خوابیدہ مشرق کی فضاؤں میں گھستے ہو۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے ہزاروں میں دُور جاکر اور جزائر جزائر پھر کر لوگوں تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا پیغام

پہنچاتے ہو۔ تم پر اللہ اور اس کے رسولؐ کا سلام ہو۔

اے وہ گروہ جو شمال کی برفانی ہواؤں کی پروا نہ کرتے ہوئے شمال کی بلندیوں کی طرف پرواز کرتے ہوئے اُن لوگوں تک خدائے اعلیٰ کا پیغام پہنچاتے ہو، جو مادی بلندیوں کو تو پہچانتے ہیں۔ مگر رُوحانی رفعتوں سے بے بہرہ اور غافل ہیں۔ تم پر اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام ہو۔

اور اے وہ لوگو جو زمین کے جنوبی کناروں تک پھیل کر قرآن کریم کی عظمت کو لوگوں کے دلوں میں بٹھانے کی کوشش کرتے ہو۔ تم قرآنِ کریم کی عظیم بشارتوں کے وارث ہو۔ اور اسلام، بانئ اسلامؐ۔ اور بانئ اسلامؐ کو بھیجنے والے خدا کا تم پر سلام ہو۔

اے ہمارے ربّ! ہم نے ایک ایسی آواز سُنی جو نہایت شیریں اور پیاری ہے۔ اور اسلام کی ہمدردی اور غم خواری سے لبریز ہے۔ یہ وہ آواز ہے جو ہمیں کہتی ہے کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور تمہیں خدا کی طرف لے جانے کے لئے آئی ہوں۔ یہ وہ آواز ہے جس نے ہمیں نورِ فراست عطا کیا جو صرف اسلام کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ وہ آواز ہے جس نے ہمارے دلوں میں توحیدِ حقیقی اور عظمتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قائم کیا۔ یہ وہ پیاری آواز ہے جس نے ہمیں علیٰ وجہ البصیرت یہ یقین دلایا اور ہمیں اس ایمان پر قائم کیا کہ قرآنِ کریم نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آخری شریعت ہے، بلکہ

ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ ہے

انسان کی نجات کی سب راہیں اسی سرچشمہ سے نکلتی ہیں۔ خدا تعالےٰ تک پہنچانے والا ہر راستہ قرآن کریم کے نور ہی سے منور ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم نے اس آواز کو سُنا۔ ہم اس منادی پر ایمان لائے۔ ہم نے اس حقیقت کو جانا اور اس صداقت کو پہچانا کہ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام کی آخری جنگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم رُوحانی فرزند کے ذریعہ جیتی جائے گی۔ آخری فتح اسلام کو ہوگی۔ تمام شیطانی قوتیں پسپا ہو جائیں گی۔ اسلام کا سُورج تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اور ہر ملک میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند ہوگا۔ دوسرے سب جھنڈے سرنگوں ہو جائیں گے۔

یہ جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اس جنگ کو جیتنے کے لئے ہمیں کہا گیا ہے کہ تم اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو اور اپنی اولادوں کو غرض ہر اس چیز کو جو تمہاری طرف منسوب ہوتی ہے اور تم اپنے آپ کو اس کا مالک سمجھتے ہو۔ اسے خدا کی راہ میں قربان کر دو تاکہ

خدا کی توحید

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بنی نوعِ انسان کے دل میں بیٹھ جائے۔

اس آواز کو سُن کر اس پر لبیک کہتے ہوئے ہم ایک جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ لیکن اے ہمارے ربّ! ہم کمزور ہیں۔ ہماری فطرت میں بھی کمزوری ہے۔ ہماری غفلتوں کے نتیجہ میں بھی ہم سے کمزوریاں اور گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ فاغفر [illegible]

اے ہمارے محبوب آقا! ہمارے مالک و خالق خدا! تُو اپنے فضل سے اپنے فرشتوں کے ذریعہ ہمارے لئے ایسے سامان پیدا کر کہ ہم گناہوں اور غفلتوں اور سستیوں اور کوتاہیوں سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ اگر کبھی ہم سے بشری کمزوری کے نتیجہ میں غفلت اور گناہ سرزد ہو جائیں تو اے ہمارے پیارے ربّ!

تو ہمیں ہماری غفلتوں اور گناہوں کے بُرے نتائج سے بچا۔ اور تو ہمیں اپنی راہ میں اس قسم کی اور اس قدر نیکیوں کی توفیق عطا فرما کہ گویا ہم نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ کیونکہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیا کرتی ہیں۔

اے ہمارے رب! جب ہم نے اس منادی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تمام ادیان کو تیری طرف بُلانے کی کوشش شروع کی تو مخالفینِ اسلام کو تو غصہ آنا ہی تھا۔ کیونکہ اُن کو تو یہ نظر آنے لگا کہ اب پیار کے ساتھ، دلائل کے ساتھ،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ

کے نتیجہ میں اور آپ کے روحانی فرزند پر نازل ہونے والے آسمانی نشانوں کے ذریعہ سارے ادیان مٹا دیئے جائیں گے۔ اس رنگ میں کہ اُن کے ماننے والے حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں گے وہ لوگ بھی جن کی چودھراہٹ جاتی تھی یا جن کی قیادت پر ہاتھ پڑتا تھا یا اس آواز کے نتیجہ میں جن کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ شاید اس طرح اُن کی روزی اُن سے چھن جائے گی (کیونکہ وہ رب العلمین خدا پر حقیقی ایمان نہیں لاتے تھے) انہوں نے بھی اس آواز کو دبانے کے لئے بھرپور کوشش کی۔ حتیٰ کہ ساری دُنیا اکٹھی ہو گئی۔ کہ یہ آواز بلند نہ ہو۔ مشرق اور مغرب کی طاقتیں اور دُنیا کے امیر ترین ممالک اس آواز کو دبانے کے لئے صف آراء ہوگئے۔ وہ لوگ جو صاحبِ اقتدار تھے اور ساری دُنیا کو اپنے قبضہ میں سمجھتے تھے اس اکیلی آواز کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ غرض دُنیا کی ساری دولتیں، سارے اقتدار، ساری طاقتیں، سارے ہتھیار اور لوگوں کے ہر قسم کے منصوبے، ان کے علم، ان کے فلسفے ان کی

سائنس اور اُن کی ایجادات

اس اکیلی آواز کو جو آج سے اسّی پچاسی سال پہلے دُنیا میں بلند ہوئی تھی اس کو دبانے کے لئے اکٹھی ہو گئیں۔ مگر وہ اکیلی آواز آج لاکھوں انسانوں کی آواز بن کر ساری دُنیا کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اے ہمارے رب! ہم نے ان واقعات میں تیرے قادرانہ تصرفات کو دیکھا اور ہم اس یقین پر قائم ہوئے کہ جو تجھ سے چمٹ جاتا ہے وہی سب کچھ پا لیتا ہے۔ اور جو تجھ سے دُور رہتا ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ اے ہمارے رب! ہم تیرے حقیر اور عاجز بندے ہیں۔ ہم تیرے کمزور اور بے کس بندے ہیں۔ ہم تیرے بے یار و مددگار بندے ہیں۔ ہم تیرے بے زر و بے مال بندے ہیں۔ ہم تیرے قدموں کو پکڑتے ہوئے اور تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اے خدا! تو ہماری ان حقیر کوششوں کی کم مائیگی اور کمزوری کی طرف نہ دیکھ۔ اُس جذبہ کو دیکھ جو ہمارے دلوں میں

سمندروں کی طرح موجزن

ہے۔ ہمیں ہر لمحہ یہ خیال تڑپاتا ہے کہ کسی طرح تیرے بندے جلد تیری گود میں واپس آجائیں۔ وہ ایک لمحہ بھی شیطان کی گود میں نہ رہیں۔ اے خدا! تو ہماری ان کوششوں میں برکت ڈال اور آسمان سے فرشتوں کے نزول سے ہماری مدد فرما۔ جسمانی لحاظ سے بھی ہمیں صحت مند رکھ۔ ہمارے اندر اپنی محبت کی وہ تپش پیدا کر جو اس گہری دُھند کو، سردی کی اس شدید لہر کو۔ اور ان آبی بخارات اور ان کے بُرے اثرات کو مٹا دیتی ہے۔ اے خدا! تیری [illegible] ہمارے وجود کو گرم رکھے۔ اور ہمیں عملِ پیہم کی

توفیق عطا کرتی رہے۔ تاکہ دُنیا بھی یہ سمجھ لے، دُنیا بھی یہ جان لے اور دُنیا بھی یہ پہچان لے کہ ہمارا رب اور اُن کا رب جماعتِ احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اور اس کی مدد اس کو حاصل ہے۔ اور اس کے فرشتے اس کی نصرت کے لئے آسمانوں سے نازل ہوتے ہیں اور دُنیا کو یہ بات بھی سمجھ میں آجائے کہ آسمانوں پر جو فیصلہ ہو چکا ہے زمین کی کوئی طاقت اُسے ٹال نہیں سکتی۔ پس

ہماری دُعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری کوششوں کو ہماری قربانیوں کو اور اس ایثار کو جو اس کے حضور جماعتِ احمدیہ اور اس کے افراد کی طرف سے خلوصِ نیت کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے قبول فرمائے اور دینی اور دنیوی برکات سے ہمارے گھروں کو بھر دے۔ اور اے خدا! جس طرح تُو نے ہمارے دلوں میں اپنی محبت کی شمع روشن کی ہے اسی طرح ہماری آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی اپنی محبت کی ایسی تپش پیدا کر کہ وہ اُن کے دل سے ہر دوسری چیز کو جلا کر راکھ کر دے۔ اللہ کے سوا ہماری اور ہماری نسلوں کی توجہ کو کوئی چیز اپنی طرف کھینچنے والی نہ ہو۔ جب ہم تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے گھروں سے نکلیں تو اے ہمارے رب! تو ہمارا بھی حافظ و ناصر ہو اور جن کو پیچھے ہم اپنے گھروں میں چھوڑ آئے ہیں اُن کی بھی حفاظت فرما۔ ہم تیرے عاجز بندے ہیں۔ تو اپنے فضل سے ہم سب کی حفاظت خوشحالی اور بہتری کے سامان پیدا کر۔

دُعا تو آج کی دُنیا کی اور آج کے زمانہ کی ایک ہی ہے (باقی تو ذیلی دعائیں ہیں) اور وہ یہ کہ اے ہمارے رب! تُو نے اسلام کے آخری غلبہ کی اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دُنیا کے ہر دل میں پیدا ہو جانے اور

توحیدِ حقیقی کا جھنڈا

ہر گھر میں لہرانے کی جو بشارتیں دی ہیں۔ اے ہمارے پیارے رب کریم! تو اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر کہ یہ بشارتیں ہماری زندگیوں ہی میں پوری ہو جائیں تاکہ جب ہم اس دُنیا سے رخصت ہوں تو ہمارے دل اس خوشی سے معمور ہوں کہ جو فرض ہمارے کمزور کندھوں پر عاید کیا گیا تھا اس کو ہم نے تیری ہی توفیق سے اے ہمارے مولیٰ! اور تیری رضا کے مطابق ادا کر دیا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن! اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن!! اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن!!! آؤ اب دُعا کر لیں۔

حضور کی اس تقریر اور پھر اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح ہوا۔

درخواستِ دُعا

میرا بڑا لڑکا منیر احمد بی۔ ایس فائنل کا امتحان رانچی یونیورسٹی سے اپریل کے مہینہ میں دیں گے۔ اس کے علاوہ میرا چھوٹا لڑکا پرویز احمد اور میری چھوٹی لڑکی کوثر احمد دونوں سائنس میں میٹرک کا امتحان مارچ میں دیں گے۔ سب بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار: پروفیسر عزیز احمد۔ چائی باسہ (بہار)

"تائیدِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو"

از مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی حال قادیان

بلیسویں صدی مذہبی لحاظ سے نہایت ہی نازک صدی تھی۔ جبکہ اسلام مشکلات و مصائب کے سیلاب میں گھر گیا تھا خود مسلمانوں کی مذہبی حالت خراب سے خراب تر ہو چکی تھی۔ اور ان کی سیاسی برتری اور تفوق بھی ختم ہو چکا تھا۔ اس وقت کا نقشہ علامہ حالی نے ان دردناک الفاظ میں کھینچا ہے۔

> نہ ثروت رہی ان کی قائم نہ عزت
> گئے چھوڑ ساتھ ان کا اقبال و دولت
> ہوئے علم و فن ان سے ایک ایک رخصت
> مٹی خوبیاں ساری نوبت بنوبت
> رہا دین باقی نہ اسلام باقی
> اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

دوسری طرف مذاہب باطلہ نے اسلام کے خلاف تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز لٹریچر شائع کرنا شروع کر دیا۔ علماء جو دین کے ستون کہے جاتے تھے ان میں ہی جان نہ تھی۔ وہ اغیار کے ان زبردست حملوں کی تاب نہ لا کر خود غیر مسلم سماجوں اور عیسائیت کا شکار ہو رہے تھے۔ اور غیروں کی آغوش میں جا کر اسلام پر حملوں کی مزید تائید و مدد کر رہے تھے۔ جیسے کہ عماد الدین جو ایک مسلمان مولوی تھے پادری عماد الدین بنے اور اسلام کے خلاف یوں گویا ہوئے

> "محمدی مذہب کی اگرچہ ایک صورت تو ہے۔ مگر اس میں جان نہیں۔ اس لئے وہ ایک مردہ دین ہے یا ایک پتلا ہے جو آدمی نے بڑی کاریگری سے بنایا۔ مگر اس میں جان نہ ڈال سکا"

(تعلیم محمدی ص۳۰)

ہندوستان میں مذہبی تحریکات کا ایک زبردست دنگل اور مقابلہ شروع ہو گیا تھا اور اکثر مذہبی تحریکات کے حملے اسلام پر ہی تھے۔ اور یہ حملے معمولی نوعیت کے نہ تھے ان حملوں کے ساتھ ایک طرف عیسائی صلیبہ کی [illegible] مکہ مکرمہ میں دیکھنا چاہتے تھے۔ [illegible] پر اپنا جھنڈا لہرانے کے خواہشمند تھے۔

اسلام کی اس کسمپرسی کی حالت میں خدا تعالیٰ نے وعدوں کے مطابق ایک

پہلوان خم ٹھونک کر اس بین الاقوامی دنگل میں آیا اور تمام اہل مذاہب کو واشگاف الفاظ میں چیلنج دیتے ہوئے اعلان فرمایا کہ روحانیت دینے والی زندہ کتاب آج صرف اور صرف قرآن مجید ہے۔ اور یہی مقدس کتاب ہمارا زندہ خدا سے تعلق قائم کر سکتی ہے۔ اور زندہ خدا صرف اور صرف اسلام کا خدا ہے۔ نہ عیسائیت نہ یہودیت اور نہ ہندویت کا۔ اسلام کا خدا ہی ہے جس نے آدم کے وقت میں اپنی زندگی کا ثبوت دیا جس نے حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے زمانہ میں اپنی تجلیاں دکھائیں وہ حی و قیوم خدا آج بھی اپنی صفات کاملہ کے ساتھ موجود ہے اور وہ آج بھی اپنے پیاروں سے کلام کرتا ہے۔ اور اسلام کے ذریعہ اپنی زندگی کا ثبوت دیتا ہے۔ اور قرآن مجید کے ذریعہ روحانی برکات کو ظاہر فرماتا ہے۔

"انجام آتھم" میں آپؑ نے بڑی تحدی سے فرمایا:-

> "مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں۔ جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب اور ہمارے اندرونی مخالف بھی عاجز ہیں۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔ میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کوئی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردے ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں"

(انجام آتھم)

۱۸۹۳ء میں امرتسر کے مقام پر اسلام اور عیسائیت کا زبردست مقابلہ ہوا۔ اور اس میں آپ نے قرآن مجید کو روحانی کمالات ظاہر کرنے والی کتاب کے طور پر پیش فرمایا۔ اور یہ اصول پیش فرمایا کہ ایک روحانی زندگی دینے والی کامل کتاب کیلئے ضروری ہے۔ کہ جو اصول وہ پیش کرے اس کی حقانیت کے دلائل بھی خود پیش کرے اور آپ نے بدلائل ثابت کیا کہ یہ کمال صرف اور صرف قرآن مجید میں پایا جاتا ہے۔ اور بائبل اس سے تہی دست ہے۔ آج بھی اس مباحثے کا مطالعہ کریں آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ عیسائی مناظر ڈپٹی عبد اللہ آتھم باوجود ہاتھ پاؤں مارنے کے انجیل کا یہ کمال نہ دکھا سکے۔ اور جو من گھڑت عقلی دلائل انہوں نے پیش کئے انجیل سے ان کے ثبوت نہ پیش کر سکے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے اس مباحثہ کو "جنگ مقدس" کا نام دیا تھا۔ اور اس مقدس جنگ میں عیسائیوں کو جس رنگ میں شکست فاش ہوئی آج بھی جنگ مقدس کے اوراق اس پر [illegible] ہیں۔

۱۸۹۶ء میں [illegible] تحقیق مذاہب کے نام سے ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں اکثر مذاہب کے علماء اور دانشوروں نے حصہ لیا۔ پانچ اہم سوالات پر اس جلسے میں ہر مذہب کے نمائندہ کو روشنی ڈالنی تھی۔ اور اس میں بنیادی امر یہ تھا کہ ہر لیکچرار اپنے مذہب کی کتاب کی رو سے جواب دے [illegible] [illegible] اسلام [illegible] اور ان [illegible] کے مدلل جوابات قرآن مجید سے پیش فرمائے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی بذریعہ الہام اس امر کی اطلاع مل چکی تھی کہ آپ کا

ہی مضمون اس جلسے میں بالا رہے گا۔ چنانچہ مسلمان تو مسلمان اغیار نے بھی آپ کے [illegible] قرآن مجید کے [illegible] [illegible]

اخبار گوہر آصفی کلکتہ نے تو یہاں تک لکھا کہ اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو [illegible] کا قشقہ [illegible] [illegible] مضمون نے بدولت اسلام [illegible] [illegible] سچے فطرتی جوش سے [illegible] مضمون سب پر بالا ہے۔ اور [illegible]

[illegible] رئیس قادیان [illegible] نے اس [illegible] اسلامی پہلوان [illegible] فرمایا۔

حضرت امام مہدی [illegible] ایک طرف غیر مذاہب کے [illegible] مقابلہ کیا اور اسلام و قرآن مجید [illegible] کو ثابت کیا اور دوسری طرف [illegible] دست بدعا ہوئے کہ آپ [illegible] نام کو جاری رکھنے کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام ہو جائے [illegible] اس عظیم الشان کام کی تکمیل کے لئے [illegible] درکار تھا۔ چنانچہ آپ نے ہوشیارپور [illegible] سرزمین میں جاکر خلوت اختیار [illegible] اور چالیس یوم تک خدا کے حضور [illegible] اللہ تعالیٰ نے آپ [illegible] کو فرزند [illegible] عطا فرمانے [illegible] کی بشارت دی کہ اس اہم کام [illegible] [illegible] "دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" [illegible] حضرت مہدی [illegible] وہ موعود [illegible] ۱۸۸۶ء [illegible]

[illegible]

گھانا، نائیجیریا۔ یوگنڈا۔ زنجبار۔ کینیا۔ نیز سیلون ماریشس۔ فلسطین۔ انڈونیشیا کے جزائر سماٹرا جاوا۔ ملایا۔ بورنیو۔ انگلستان یوگوسلاویہ اور امریکہ کے بعض علاقے۔ جماعت احمدیہ کے سامنے تحریک جدید کے ذریعہ آپ نے ایک مکمل لائحہ عمل رکھا۔ اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ اسلام کی تبلیغ کے کام کو جاری رکھیں اور بتایا کہ جلد ہی وہ وقت آنے گا کہ وہ علاقے جہاں اسلام کی تبلیغ نہیں پہنچی وہاں اسلام کی تبلیغ پہنچے گی۔ اور وہ علاقے بھی اسلام کی تبلیغ سے منور ہوں گے اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں شامل ہوں گے آپ اپنے ایک مشہور لیکچر جو آپ نے ۱۲؍ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور کے عظیم اجتماع میں دیا فرماتے ہیں :۔

"خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہؐ کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ دنیا مایوس ہو چکی تھی اسلام کی ترقی سے۔ دنیا کہہ رہی تھی کہ اسلام اب دنیا پر غالب نہیں آسکتا تب خدا نے میرے ہاتھ سے ان اناڑی لوگوں کو دنیا میں بھجوایا۔ اور انہوں نے ہزاروں افراد کو اسلام کا حلقہ بگوش بنایا جہاں آج خدا کے دا عو کا نام نہیں لیا جاتا۔ وہاں تھوڑے دنوں تک ہی تم دیکھو گے کہ ان علاقوں کے کونے کونے سے یہ آواز اٹھتی سنائی دے گی کہ اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ قوموں نے ہماری مخالفت کی۔ ملکوں نے ہماری مخالفت کی مگر خدا نے ہمارا ساتھ اور جس کے ساتھ خدا ہو اسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ نہ بادشاہتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں"۔

(اخبار الفضل ۱؍ فروری ۱۹۴۷ء)

اسلام کے شرف کے ساتھ ہی حضور نے کلام اللہ یعنی قرآن مجید کا مرتبہ بھی دنیا کے سامنے ظاہر فرمایا۔..........

.... اور دنیا کو بتایا کہ اس وقت اس روحانی زندگی عطا کرنے والی کوئی کتاب اگر موجود ہے۔ تو وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہے۔

تم میں سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں نے اس امر کو خود مشاہدہ کیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اس موعود فرزند پر قرآن مجید کے عجیب و غریب نکات و معارف خدا کی طرف سے کھولے جاتے تھے۔ جن لوگوں نے آپ کے درس قرآن کو سنا ہے۔ وہ اس امر کے شاہد ہیں کہ حقائق و معارف کا ایک وسیع سمندر آپ کے ذریعہ موجزن تھا۔ اور آپ کی جو تفاسیر شائع ہو چکی ہیں وہ اس امر پر گواہ ہیں کہ علوم معارف قرآن میں آپ یکتائے زمان تھے آپ کی تفاسیر اندازاً دس ہزار صفحات تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور مختلف علوم پر آپ نے ان میں روشنی ڈالی ہے بالخصوص موجودہ زمانہ میں مستشرقین نے جو اعتراضات قرآن مجید پر کئے ان کے زبردست جواب دیئے گئے ہیں۔ قرآن مجید میں جو استعارات بیان ہوئے ہیں ان کی تشریح حضور نے ایسے عمدہ طریق سے بیان فرمائی ہے کہ پڑھنے والا نہ صرف عش عش کر اٹھتا ہے۔ بلکہ سابقہ مفسرین کی تفاسیر پڑھنے سے جو اعتراضات دل میں اٹھتے تھے ختم ہو جاتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی عصمت بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی بارہ میں آپ نے فضائل قرآن مجید پر ۱۹۳۶ء میں لیکچر دیتے ہوئے ایک چیلنج بھی دیا اور فرمایا

"کہ دشمن قرآن مجید کا جو استعارہ پیش کرے میں قرآن مجید سے ہی اس کو حل کروں گا"

حضور نے سورہ نمل میں جو حضرت سلیمان کے ذکر کے ساتھ منطق الطیر جنوں انسانوں اور طیور کے لشکروں اور وادیٔ نمل کا ذکر ہے اس کی نہایت ہی سلیس تفسیر بیان فرمائی ہے۔ اور ان معنوں کی لغویت ظاہر فرمائی ہے جو موجودہ زمانہ کے مولوی ان آیات میں مستعمل استعارات کو حقیقت پر محمول سمجھتے ہوئے کرتے ہیں اسی طرح سورہ انبیاء اور سورہ سبا کی ان آیات کی تفسیر پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ جن میں حضرت سلیمانؑ اور حضرت داؤدؑ سے متعلق واقعات درج ہیں۔ اور پہاڑوں کی تسخیر پہاڑوں کی تسبیح طیر ہدہد کی نہایت ہی لطیف تفسیر اور ان کے اعلیٰ وارفع مراتب بیان فرمائے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کئی مواقع پر اپنے اوپر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں قرآن مجید کے ایسے ایسے حقائق سے آگاہ فرمایا ہے جس کی نظیر اس زمانہ میں کوئی پیش نہیں رکھتا اور آپ نے بارہا یہ اعلان فرمایا کہ مجھے فرشتوں کے ذریعہ قرآن مجید کا خاص علم دیا گیا ہے۔ اگر اسمیں کسی کو شک و شبہ ہو تو وہ میرے ساتھ تفسیر قرآن کا مقابلہ کرے۔ اعلان مصلح موعودؑ کے سلسلہ میں جو تقاریر آپ نے ہوشیارپور۔ لاہور۔ دہلی کے عظیم اجتماعات میں فرمائیں ان میں تفسیر نویسی کے چیلنج موجود ہیں۔ مگر؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم پیش کئے جاتے اس کی طرف بھی حضرت مصلح موعودؓ نے خاص توجہ دی چنانچہ انگریزی ترجمہ و تفسیر کے علاوہ جرمن اور ڈچ زبان میں بھی قرآن مجید کے ترجمے شائع فرمائے مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ مع تفسیر شائع ہوا۔ یوگنڈی زبان میں ترجمہ مع تفسیر شائع ہوئی۔ اور آپ کی زندگی میں فرانسیسی۔ ہسپانوی اٹلیینی روسی اور پرتگیزی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو چکے تھے جنہیں اب خلافت ثالثہ کے زمانہ میں آہستہ آہستہ نظر ثانی کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔ اور حضور کی قائم کردہ بنیاد پر اب جماعت احمدیہ اس امر کا انتظام کر رہی ہے کہ دنیا کی ہر مشہور زبان قرآن مجید کا ترجمہ کر کے تمام لوگوں تک اس زندہ کتاب کو پہنچا دے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر جو تفصیلی اسکیم پیش فرمائی اس میں اس امر کا ذکر موجود ہے۔ الغرض حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ اسلام کی ترقی کا نیا دور شروع ہوا ہے اور آپ کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا ہے اور یہ بھی نظر آرہا ہے کہ انشاء اللہ اسلام اب جلد اپنی روحانیت کے لحاظ سے دنیا بھر

ضروری اعلان

بسلسلہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

برائے سال ۱۹۷۳ء تا ۱۹۷۶ء

اخبار بدر کی سابقہ اشاعت میں جیسا کہ پیشتر اعلان ہو چکا ہے کہ نئے انتخابات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور مطبوعہ قواعد انتخاب کی روشنی میں اپریل ۱۹۷۳ء سے قبل مکمل ہو جانے چاہئیں۔ کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ :۔

(۱) جن جن جماعتوں کے عہدیداران کو نظارت ہذا کے سرکلر کی کاپی اور مطبوعہ قواعد فارم موصول ہو چکے ہیں وہ فوری طور پر اس کی رسید گی سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ اگر کسی جماعت کو کسی وجہ سے یہ سرکلر اور مطبوعہ کاپی نہ پہنچی ہو تو ان کو دوبارہ بھجوائی جاسکیں

(۲) انتخابات کے تعلق میں جملہ مبلغین کرام اور انسپکٹران کو فرداً فرداً اطلاع دی جا چکی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں ان کی روشنی میں اپنی نگرانی میں جلد انتخاب کروا کر نظارت ہذا سے تعاون فرمائیں۔

(۳) جن جماعتوں میں قواعد کی روشنی میں مجلس انتخاب کا انتخاب ضروری اور لازمی ہو ان کا انتخاب کروا کر جلد نظارت ہذا میں منظوری حاصل کر لی جائے۔ تاکہ اس کے ذریعہ عہدیداران جماعت کا انتخاب عمل میں آسکے۔

(۴) جن جماعتوں میں قواعد کی روشنی میں مجلس انتخاب کی ضرورت نہیں وہ فوری طور پر عہدیداران کا انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کریں۔

(۵) چونکہ یکم مئی سے نئے منتخب اور منظور کردہ عہدیداران نے اپنی اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھالنی ہونگی اس لئے تمام جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ نئے انتخابات کی منظوری ۳۰؍۴؍۷۳ سے قبل حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

مکرر تاکید کی جاتی ہے کہ سرکلر اور مطبوعہ قواعد کی کاپیوں کی رسیدگی سے بروقت اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ بعد میں کسی عہدیدار یا جماعت کا شکوہ اس بارہ میں قابل قبول نہ ہوگا۔ کہ ان کو نظارت ہذا کے سرکلر اور مطبوعہ قواعد کی کاپی نہیں پہنچی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

پر غالب آئے گا کیونکہ یہی آسمانی فیصلہ ہے جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اپنے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مقامِ قربِ الٰہی

از محترم مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب ۔ ساہیوال

اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی شخص کے مقام اور قرب کا صحیح اندازہ اس طرح ہی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اس کے متعلق بتائے کہ فلاں شخص کا مقام میرے ہاں کیا ہے؟ یا جو علاماتِ قربِ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیان فرمائی ہیں وہ کس شان سے اس وجود میں ظاہر ہو رہی ہیں۔

امرِ اوّل کے لحاظ سے جب ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وجود کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بعثت کی خبر مختلف انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے ذریعہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے دی جا رہی ہے۔ اور جب آپ کے اس دنیا میں آنے کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت تفصیل سے خبر دی۔ اس خبر میں آپ کی شان کے متعلق جو الفاظ بیان کئے گئے ہیں ان میں سے درج ذیل الفاظ خاص طور پر آپ کے مقام کو ظاہر کرتے ہیں:۔

(الف) "مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ"۔

(ب) "نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"۔

(ج) "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا"۔

(د) اے فخرِ رسل قربِ تو معلومم شد
دیر آمدۂ زرہِ دُور آمدۂ

(ھ) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیدائش کی خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:۔

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا"۔

پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف "ازالہ اوہام" میں اس ذرّیت سے ہونے والے لڑکے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذرّیت میں سے ہے جس کا نام ابنِ مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو "براہین" میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے"۔

اس عبارت میں آپ نے اپنی ذرّیت سے ہونے والے عظیم الشان انسان کو "مسیح" کے نام سے پکارا ہے۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور کی پیشگوئی مصلح موعود سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ والا صفات میں پوری ہوئی ہے اور آپؓ ہی وہ مسیح ہیں جس کے آنے کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضور رضی اللہ عنہ کو ۱۹۴۴ء میں یہ بتایا کہ آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں تو اس وقت آپ کی زبان پر جو فقرہ جاری ہوا وہ یہ تھا:۔

"اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَخَلِيْفَتُهٗ"۔

کہ "مَیں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں"۔

حضورؓ نے اس کی تشریح یہ فرمائی کہ:۔

"ایک رنگ میں مَیں بھی مسیح موعود ہوں کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے لیگا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا"۔ (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

پس ان سب عبارات کو سامنے رکھ کر معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کیا شان ہے۔

اب مَیں امرِ دوم کی طرف آتا ہوں یعنی وہ علاماتِ قرب جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیان فرمائی ہیں۔ آپ کے وجود باجود میں کس شان سے ظاہر ہوئیں۔ سو جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ" (سورۃ البقرہ ع ۳۴)

"اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝" (سورۃ یونس ع)

یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوتے ہیں اور اس کے دوست ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہر تکلیف اور دکھ کے وقت نجات کا راستہ دکھاتا ہے اور ابتلاء انہیں غمگین نہیں کرتے۔ بلکہ ایسے مشکل اوقات میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے اترتے ہیں اور اُن کے دلوں پر سکینت نازل کرتے ہیں۔ اور اُن کے لئے مخلصی کے راستے کشادہ کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ وہ زبردست علامت ہے جو خدا تعالیٰ کے پیاروں میں پائی جاتی ہے۔ جس قدر انبیاءؑ اور اولیاءؒ کی تاریخ ہمیں لکھی ہوئی ملتی ہے اس میں یہ امر واضح طور پر ملتا ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کے خلاف ان کے دشمنوں نے کوئی منصوبہ کیا۔ کوئی تباہی کی تجویز سوچی۔ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔ یہ علامت حضرت امیر المومنین سیدنا مصلح موعود رضی اللہ عنہ میں بڑی واضح شان کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپؓ کے زمانہ خلافت میں تین ایسے ابتلاء کے دَور آئے جب مخالفین یہ سمجھتے تھے کہ اب جماعتِ احمدیہ ختم ہو جائے گی۔ لیکن سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدا تعالیٰ نے ایسے آڑے وقت میں وہ مدد فرمائی کہ نہ تو آپ پر کسی قسم کی گھبراہٹ طاری ہوئی اور نہ آپ مخالفین کی مخالفت سے مرعوب ہوئے۔ بلکہ جماعت کی اس طور پر آپ نے راہنمائی فرمائی کہ اس مخالفت کے دَور کے بعد جماعت ایک بلند مینار پر کھڑی نظر آئی ۱۹۳۴ء میں جب احرار کی مخالفت زوروں پر تھی اور احرار کے لیڈر یہ کہہ رہے تھے کہ جماعتِ احمدیہ چند دنوں کی مہمان ہے اور حکومت بھی ان کا ساتھ دے رہی تھی۔ ایسے نازک حالات میں حضورؓ نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس فتنہ کے نتائج جماعت کیلئے زیادہ کامیابی اور ترقیات کا موجب ہوں گے"۔ (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

"خدا میرے اور میری جماعت کے ساتھ ہے۔ وہ ہمیں فتح دے گا۔ کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔ اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور شکست کو اُن کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے ہیں اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے"۔ (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء)

چنانچہ حضورؓ کے اس ارشاد کے مطابق تھوڑے ہی عرصہ میں لاہور میں شہید گنج کا معاملہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور احرار کے لئے ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ اُن کو سخت ذلت کا مُنہ دیکھنا پڑا۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق دشمنوں کو ناکام ہونا پڑا۔ اور احمدیت کی ترقی کا یہ سامان پیدا ہوا کہ آپؓ نے تحریکِ جدید جیسی اہم تحریک کو جاری کیا جس سے جماعتِ احمدیہ کو وہ عظمت حاصل ہوئی جس کو دیکھ کر سب لوگوں کی آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ ان شاء اللہ۔

پھر ۱۹۴۷ء میں جب ہندوستان تقسیم ہوا اور پاکستان معرضِ وجود میں آیا اس وقت احمدیوں کو بھی قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آنا پڑا۔ مرکزِ قادیان سے ہجرت کرنا جماعتِ احمدیہ کے لئے ایک بہت بڑا ابتلاء تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس ابتلاء کے وقت میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی بے مثال مدد فرمائی۔ آپ جماعتِ احمدیہ کے افراد کو صحیح اور سلامتی کے ساتھ پاکستان پہنچانے میں کامیاب ہوئے اور پھر کچھ عرصہ لاہور رہنے کے بعد جماعت کا نیا پُر رونق مرکز چنیوٹ کے قریب ایک بے آب و گیاہ میدان میں قائم کر دیا۔ جس کی بدولت ایک طرف احمدیوں کا شیرازہ مجتمع ہوگیا۔ اور دُوسری طرف پھر سے اسلام کی خدمت کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار اکٹھے ہو گئے۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے منظم طور پر کوشش شروع کر دی۔ جس کا نتیجہ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ عیسائیت مختلف ممالک میں اس طور پر پسپا ہو رہی ہے کہ وہ اپنی ذلت کو محسوس کر رہے ہیں۔ اور بر ملا یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام کے مقابلہ پر عیسائیت بری طرح ناکام ہو رہی ہے۔ ہجرت کے دوران جماعتِ احمدیہ کے افراد کا محفوظ رہنا اور پھر ایک تنظیم کی صورت میں ایک ہی جگہ اکٹھے ہونا حضرت مصلح موعودؓ کی ہی بدولت تھا۔ اور اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت آپؓ کے ساتھ خاص حال ہے۔

اسی طرح ۱۹۵۳ء میں جب "تحفظِ ختمِ نبوت"

کے نام پر جماعتِ احمدیہ کے خلاف شور اُٹھا تو اس وقت ہر مخالف یہ سمجھتا تھا کہ جماعتِ احمدیہ کے سب افراد چند دنوں کے اندر اندر ختم کر دیئے جائیں گے۔ ایسے نازک حالات میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ پیغام دیا:۔

"....... انشاء اللہ فتح ہماری ہے
کیا آپ نے گذشتہ چالیس سال میں
کبھی دیکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے
چھوڑ دیا؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دیگا؟
ساری دُنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء
اللہ مجھے نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ
میری مدد کے لئے دوڑا آرہا ہے۔
وہ میرے پاس ہے۔ وہ مجھ میں ہے۔
خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی
مدد سے سب دور ہو جائیں گے۔"

(ہفت روزہ الفاروق ۴ مارچ ۱۹۵۳ء)

حضور کے اس پیغام کے بعد حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ ملک میں مارشل لاء لگ گیا اور شورش پسند لوگ اپنے گھروں میں گھس گئے اور جماعت کی حفاظت اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کے ذریعہ سے کی۔ چنانچہ اِس وقت جماعت ۱۹۵۳ء کے مقابلہ میں کئی گنے ترقی کے ساتھ قائم ہے۔ اور لوگوں کی ہدایت کے لئے روشنی کی مشعلیں اٹھائے ہر ملک میں کام کر رہی ہے۔

الغرض ابتلاؤں میں حفاظت اور کامیابی اور کامرانی کے ساتھ نکل آنا خدا تعالیٰ کی نصرت کی ایک دلیل ہوتی ہے۔ پس حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا سخت ابتلاؤں کے وقت جماعت کی شیرازہ بندی کو قائم رکھنا اور نقصان سے بچا لینا اللہ تعالیٰ کی خاص مدد اور نصرت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقربین کی جو یہ علامت ہے کہ ابتلاء کے وقت وہ ڈرتے اور گھبراتے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ایسے وقت میں اتر کر سکینت نازل کرتے ہیں۔ یہ علامت آپ میں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی۔

پھر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقربین کی یہ علامت بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ اُن کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اور کثرت سے غیب کا اظہار ان پر کرتا ہے۔ جیسے فرمایا

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔

(سُورۃ الجن آیت ۲۷، ۲۸ ع ۲)

اگرچہ یہ آیت انبیاءؑ کے متعلق ہے، لیکن اگر کسی شخص کو کثرت سے غیب کی خبریں دی جائیں اور اس کا دعوٰی نبوت کا نہ ہو اور وہ خبریں پوری ہوں جو خدا تعالیٰ نے اس کو بتائی تھیں تو بہرحال اس کی عظمتِ شان پر یہ ایک زبردست دلیل ہوگی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خدا تعالےٰ نے بہت کثرت سے غیب کی خبریں بتائیں۔ اپنی ذات کے متعلق بھی اور اپنے خاندان کے تعلق بھی اور جماعت کے علاوہ دوسرے لوگوں کے متعلق بھی۔ اسی طرح سے قومی، مُلکی اور بین الاقوامی واقعات کے بارہ میں جن کا بیشتر حصّہ پُورا ہو کر آپ کی عظمتِ شان کو چار چاند لگا رہا ہے۔ چنانچہ جو جو اخبار پُوری ہو چکی ہیں اُن کو ایک کتاب "اَلْمُبَشِّرَات" میں جو تین صد صفحات کے حجم پر مشتمل ہے جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی غیبی خبریں مستقبل کے متعلق بھی آپؓ کو بتائی گئیں۔ جن کے متعلق آئندہ واقعات بتائیں گے کہ خدا تعالیٰ ہی عالم الغیب خدا ہے اور وہ جس قدر چاہتا ہے غیب کی باتوں کو اپنے بندوں پر ظاہر کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو غیبی خبریں بتائی گئیں ان میں سے صرف چند ایک بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۔

(۱)

پہلی جنگِ عظیم میں ڈاکٹر مطلوب خان صاحب (جو جماعتِ احمدیہ کے ایک فرد تھے) عراق بھیجے گئے۔ ان کے متعلق ان کے ساتھیوں کی طرف سے سرکاری طور پر خبر آئی کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ جب حضورؓ کو اس بات کا علم ہُوا تو حضورؓ نے ڈاکٹر صاحب کے بوڑھے والد صاحب کا خیال کر کے اللہ تعالےٰ سے دُعا کی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف زندہ ہیں۔ چنانچہ یہ خبر مشہور ہو گئی۔ اور کچھ عرصہ بعد معلوم ہُوا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف دشمن کے قبضہ میں آگئے تھے، اور غلطی سے انہیں مُردہ سمجھ لیا گیا۔ یہ خبر ایک نہایت ہی عظیم الشان خبر ہے اور انسانی دماغ کا اختراع نہیں ہو سکتی بلکہ خدائے عالم الغیب کی طرف سے اپنے بندے کو جو علم دیا گیا، اس کے مقربِ بارگاہ ہونے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

(۲)

اسی طرح گذشتہ جنگِ عظیم ۱۹۳۹ء کے بارے میں بے شمار غیبی خبریں آپؓ کو دی گئیں۔ جن میں آپؓ کو بتایا گیا کہ

(ا) جرمن اور انگریزوں میں نہایت خوں ریز جنگ ہوگی۔

(ب) فرانس اس جنگ میں انگریزوں کا حلیف ہوگا۔ اور شکست کھائیگا۔

(ج) وہ شکست اس نوعیت کی ہوگی کہ وہ انگریزوں سے قطع تعلق کر کے دشمن سے صلح کا معاہدہ کرنے پر تیار ہو جائے گا۔

(د) اس وقت برطانیہ جرمنی کی وجہ سے سخت خطرہ میں گھرا ہُوا ہوگا۔

(ھ) اس نازک موقعہ پر برطانیہ فرانس کو حکومتی الحاق کی پیش کش کرنے پر مجبور ہوگا۔

(و) اس پیش کش کے پُورے چھ ماہ بعد برطانوی حکومت کی حالت بدل جائے گی۔

(المبشّرات صفحہ ۲۴۰ - ۲۴۱)

اسی جنگ کے دوران میں حضور کو دکھایا گیا کہ انگلستان کی حفاظت کا انتظام آپؓ کے سپرد کیا گیا ہے اور اس کے لئے امریکہ سے **۲۸۰۰ جہاز** آرہے ہیں۔ جس کی بناء پر آپ کو خیال آتا ہے کہ اب برطانیہ کے لئے کوئی خطرہ نہیں۔ چنانچہ اسی قدر جہاز بھیجے جانے کا امریکہ کی طرف سے تار آیا۔ اور یہ خبر جون ۱۹۴۰ء میں ہُوبہو پُوری ہوئی۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ رضی اللہ عنہ نے یہ رؤیا مکرم چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو لکھ دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بڑی اہم شخصیتوں کو اس کا علم دے دیا تھا۔ اس خواب کے پُورا ہونے پر سب لوگوں نے نہایت تعجب کا اظہار کیا۔

(۳)

حضورؓ نے سٹالن کے متعلق ۱۹۴۵ء میں یہ خواب دیکھا کہ اس کو خُون کی قے آئی ہے۔ اور اس کی حالت بہت خراب ہے۔ اور اس کا سانس اُکھڑ رہا ہے۔ اس رؤیا کی اشاعت پر بمشکل تین ہفتے گذرے ہوں گے کہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ سٹالن آنے والی سردیوں میں روس کی پارلیمنٹ کی پریذیڈنسی سے الگ ہو جائیں گے کیونکہ ان کی صحت خراب ہو گئی ہے۔ انہیں ۱۹۴۲ء میں سٹالن گراڈ کے محاصرہ کے وقت ایک بیماری لگ گئی تھی جس نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔

الغرض بیسیوں ایسی عظیم الشان خبریں ہیں جن کا علم سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ان کے ظہور پذیر ہونے سے پہلے دیا گیا۔ ان پیشگوئیوں کا حرف بحرف پورا ہونا آپؓ کے مقربِ بارگاہِ الٰہی ہونے اور آپ کے عالی مقام کو پوری طرح واضح کرتا ہے۔

اپنے پیارے امام کی آواز پر جلد لبیّک کہیئے

"صد سالہ جشن فنڈ" کے وعدے جلد ارسال فرمائیے

جماعتِ احمدیہ کا عظیم الشان ترقیاتی منصوبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ولولہ انگیز تقریر کی صورت میں ۳۱ جنوری کے بدر کے ذریعہ تمام جماعتوں کو پہنچ چکا ہے۔ اور نظارت ہذا کی طرف سے ہر جماعت کو خط کے ذریعہ بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔

حضور انور کا ارشاد ہے کہ وعدوں کی فہرستیں مجلس مشاورت (آخر مارچ ۷۴ء) تک حضور کی خدمت میں پہنچ جائیں۔ اس لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ وعدوں کی فہرستیں جلد مرتب کر کے ۷ مارچ سے قبل نظارت ہذا کو ارسال فرما دیں۔ تاکہ دُعائیہ فہرست میں شامل ہو سکیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دُعا

(۱)۔ خاکسار اور مکرم بھائی علی محمد الہ دین صاحب پر ایک مقدمہ ہو گیا ہے۔ اس کی پیشی مورخہ ۲۷ مارچ کو ہے۔ باعزت بریت کے لئے جملہ احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(۲)۔ مکرم ایم ایچ عبد القادر صاحب ابن مکرم محمد حنیف صاحب S.S.L.C. کا امتحان Text [illegible] مورخہ ۲۲ مارچ ۷۴ء کے قریب ہے۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا فرمادیں۔ خاکسار: یوسف احمد الہ دین سکندر آباد۔

پیشگوئی مصلح موعود اور اس کی اہمیت

از جناب منظور احمد صاحب نیو کیپیٹل اڑیسہ

خدائے علیم وخبیر نے حضرت مسیح موعود کے ایک عالی شان اور نامور بیٹے کی خبر تورات سے لے کر بعثت مسیح موعود تک اپنے انبیاء اور اولیاء کے ذریعہ دیتا چلا آتا رہا۔ چنانچہ جہاں آخری زمانہ میں ایک فتنہ عظیم کے متعلق انتباہ کرتا رہا ہے وہاں اس کے استیصال کے لئے بھی ایک مامور یعنی مسیح مہدی کی خبر دیتا رہا ہے۔ یہ فتنہ عظیم دجالی فتنہ اور خروج یاجوج ماجوج سے متعلق ہے اس فتنہ عظیم سے بچنے کے لئے امت محمدیہ کو ہر نماز میں دعائیں سکھلائی گئی ہیں۔ اس دجالی فتنہ نے کس طرح عورتوں کے ذریعہ سپین میں اسلامی حکومت کا خاتمہ کیا اور ہندوستان میں مغلیہ سلطنت بہادر شاہ کی ایک چہیتی بیوی کے ذریعہ اس دجالی فتنہ کی وجہ سے تباہ ہوئی وہ ہر ایک پر عیاں ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہندوستان کے چوٹی کے علماء توحید پرست کلمہ گو یا نے دن درات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے اس دجالی فتنہ کے دام میں آکر تثلیث پرست بن کر اللہ تعالیٰ۔ قرآن کریم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرہ پر رات دن گستاخی اور الزام تراشی کرنے لگے۔ نیز اسلامی ممالک میں خصوصاً عرب ممالک میں اس فتنہ نے توحید کے جام نوش کرنے اور کرانے والوں کی شراب نوشی عیاشی اور بے پردگی کا شکار بنا کر ہود نا مسعود کے ہاتھوں سزا دلانا سب کو معلوم ہے۔ اس سیل ضلالت میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد بہہ گئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بعض فارسی اشعار میں مسلمانوں اور اسلام کی اس کسمپرسی کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔ حضور فرماتے ہیں :۔

بے کسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

چنانچہ تڑپتے ہوئے دل کے ساتھ آستانہ الوہیت پر جا گرے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسلام کے دفاع کے لئے تن تنہا کمر بستہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیحیت کا خلعت عطا کیا اور آپ نے زبردست دلائل، براہین قاطعہ سے اس سیل ضلالت کو نہ صرف روکا اور اس تثلیث پرستی کا قلع قمع کیا۔ بلکہ ان کے اس تثلیث کے گڑھ میں عیسائی دنیا کیلئے دلائل کی بمباری سے ایک ہیبت پیدا کر دی۔ آپ کے غلام [illegible] کے گڑھ میں ہر جگہ اسلام و توحید کا علم لئے دندناتے پھرتے ہیں۔ ہمارے سونگھڑہ کے نامور عالم اور شاعر جناب مولوی عبدالحکیم صاحب مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے

مغرب میں جا کے گونجی آواز مرزا کی
لندن میں پھر رہے ہیں اس کی تیغ

چونکہ یہ کام نہایت اہم تھا اور وسائل چاہتا تھا۔ لہذا اس کام کو جاری رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص بیٹے کی بشارت دی۔

الٰہی بشارتیں

حضرت مصلح موعود یعنی حضرت مسیح موعودؑ کے نامور بیٹے کی خبر تورات سے لے کر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی

(۱) چنانچہ یسعیاہ کی کتاب اور یہود کی حدیث کی کتاب طالمود میں (از جوزف بارکلے باب پنجم ص۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء) میں اس کا ذکر یوں کیا گیا ہے کہ

"حضرت مسیح کی آمد ثانی کے بعد اس کا بیٹا اور پوتا اس کی روحانی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔"

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح موعودؑ کے ایک نامور بیٹے کی بشارت دی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"يَنْزِلُ عِيسٰى اِلَى الْاَرْضِ يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ۔"

یعنی عیسیٰ جب دنیا میں نازل ہوگا شادی کرے گا اور اس کا بیٹا ہوگا۔

(مشکوٰۃ مجتبائی باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

اس کے متعلق یہ امر قابل غور ہے کہ ہر شخص شادی کرتا ہے اور اس کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے لہذا اس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مسیح موعود کی شادی اور اولاد غیر معمولی بشارت اور تائید اسلام کے لئے خاص کردار کے ظہور کی طرف اشارہ ہے جس طرح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں اس کی پوری وضاحت کی ہے۔

(۳) حضرت محی الدین ابن عربی مقام محمود کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ :۔

"مقام محمود کی خبر مسیح موعود کے زمانہ میں پوری ہوگی۔"

(۴) نیز پانچویں صدی کے عارف باللہ حضرت یحییٰ بن عقب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خبر پاکر مسیح موعود کے ذکر میں فرماتے ہیں

محمود سیظهر بعد هذا
ویملك الشام بلا قتال

(شمس العارف الکبریٰ صفحہ ۳۲۱)

(۵) اسی طرح مولانا جلال الدین رومیؒ اپنی مثنوی میں مسیح موعود کے ایک نامور بیٹے کی خبر دیتے ہیں۔

(۶) برصغیر ہند کے مشہور ولی حضرت نعمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اپنے ایک طویل فارسی کلام میں آخری زمانہ میں دجالی فتنہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس کے استیصال کے لئے بعثت مسیح موعود اور آپ کے ایک نامور بیٹے کی خبر دیتے ہیں جو مسیح موعود کے بعد آپ کے کام کو چلانے کے لئے پیدا کیا جانے والا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

چوں زمان او شود تمام بکام
پسرش یادگار می بینم

(اربعین فی احوال المہدیین)

(۷) بحار الانوار جلد ۱۳ ص میں پوری صراحت سے مسیح موعود کے بیٹے کا نام "محمود" بتایا گیا ہے۔

پس منظر

مصلح موعود کی پیشگوئی کی تقریب یوں ہوئی کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اذن سے ۱۸۸۲ء میں مجددیت کا دعویٰ کیا تو نشان نمائی کے لئے اعلان کیا کہ جو کوئی بھی آپ کی صحبت میں ایک سال تک رہے گا تو وہ ضرور بضرور کوئی نہ کوئی نشان دیکھے گا۔ اگر اس عرصہ میں کوئی نشان نہ دیکھا تو فی ماہ حرجانہ مبلغ ۲۰۰ روپے کے حساب سے ۲۴۰۰ روپے دیا جائے گا۔ اور اس اعلان کو بذریعہ اشتہار یورپ، ایشیا، اور امریکہ کے مذہبی پیشواؤں کو بذریعہ رجسٹری ڈاک ارسال کئے تو قادیان کے آریہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ بوجہ مقامی ہونے کے نشان کے مشاہدہ کے زیادہ حقدار ہیں۔ لہذا انہیں کوئی نشان دکھایا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت احدیت میں دعا کی تو آپ کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ آپ کے رشتہ دار مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین جو رات دن فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہیں اور آپ پر تمسخر اڑاتے ہیں ان کے خاندان میں ۱۵ اگست ۱۸۸۵ سے ۳۱ ماہ کے اندر کوئی موت ہوگا چنانچہ حسب پیشگوئی عین میعاد کے اندر مرزا نظام الدین کی جوان لڑکی بچہ چھوڑ کر مر گئی۔ مگر نشان طلب کرنے والے آریوں نے اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ چونکہ پیشگوئی کے پورے ہونے میں کچھ وقت گذر گیا تو مقامی آریوں بلکہ ان کے ساتھ مل کر دیگر مسلمانوں نے بھی تمسخر کرنا شروع کر دیا۔ اس پر حضورؑ کو سخت صدمہ ہوا۔ آپ نے اسلام کی تائید اور قرآن کریم کی شان دنیا پر واضح کئے جانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور [illegible] چلہ کشی کا ارادہ کیا تب آپ کو بتایا گیا کہ آپ کی عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی آپ ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء کو ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ اور بعد چلہ کشی کے ایک طویل پیشگوئی کے ذریعہ ایک نامور لڑکے مصلح موعود کی بشارت ملی جسے آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بذریعہ اشتہار شائع کر دیا اور اس کے بعد مختلف اشتہاروں کے ذریعہ اس کی وضاحت کرتے رہے اس بنیادی پیشگوئی اور بعد کی وضاحتی پیشگوئیوں میں صاف طور پر دو لڑکوں کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اول یہ کہ بعض لڑکے کم سنی میں فوت ہوں گے۔ دوسرا مصلح موعود کا مصداق [illegible] زیغ ہے وہ اپنی خواہش کے مطابق اس کی تاویل کرتا ہے۔ چنانچہ ۲۰ فروری والی بنیادی پیشگوئی کا متن [illegible] پر علیحدہ دیا گیا ہے۔ بعد کے اشتہارات میں شائع کردہ حضرت [illegible] کی وضاحت کے مطابق ۲۰ فروری والی پیشگوئی کی عبارت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ [illegible] اور [illegible] "اس کے ساتھ فضل ہے [illegible]

ہے۔ اور باقی حصہ فضل اور بشیر ثانی یا مصلح موعود کے حق میں ہے۔ یہ فضل بشیر اوّل کے بعد ہاں بلا توقف بعد آئے گا۔ ان دونوں کے درمیان اور کوئی اولاد نہیں۔ چنانچہ بشیر اول کے متعلق لفظ "ہے" اور فضل کے متعلق لفظ "گا" سے تمیز کی گئی ہے۔ اور لفظ وہ فضل کے لئے بطور ضمیر کے ہے نہ کہ بشیر اوّل کے لئے۔ نیز شق اول میں لفظ "مہمان" غور طلب ہے۔ مہمان وہ ہوتا ہے جو [illegible] روز تک رہ کر رخصت ہو جاتا ہے۔ اور نیز عبارت جس سے پاک [illegible] ہے یعنی گناہ کی آلائش سے پاک جو زمانہ معصومیت میں ہی فوت ہونے کی پیشگوئی ہے۔ لہٰذا بشیر اول ہرگز مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق تصور کیا نہیں جا سکتا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار جو ۱-۱۲-۱۸۸۹ میں شائع ہوا اس کے حاشیے میں رقمطراز ہیں کہ:-

"مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے بعد آئے گا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے۔ اور دوسرا نام اس کا محمود بشیر ثانی ہے"۔

نیز آپ اسی اشتہار کے ص۲۱ میں فرماتے ہیں کہ

"بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ذکر ایک ہی پیشگوئی میں کیا گیا ہے"۔

آگے چل کر حضور فرماتے ہیں

"ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التواء میں رہتا۔ جب تک بشیر جو فوت گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے (قدموں کے نیچے کی تشریح خود حضرت صاحب نے بوقت کئے ہیں ناقل) پھر آپ نے ایک اشتہار ۲۲-۳-۱۸۸۶ کو شائع کیا جس میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ مصلح موعود بنیادی پیشگوئی کے نو برس کے اندر ضرور پیدا ہو گا۔ لیکن اس میعاد پر منشی اندرمن مراد آبادی نے اعتراض کیا کہ یہ مدت لمبی ہے۔ لہٰذا آپ نے پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تو آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ "ایک لڑکا مدت قریب میں ہونے والا ہے۔ جو ایک حمل سے تجاوز نہیں [illegible] سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے۔ یا بالضرور اس کے قریب کے حمل میں، لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہو گا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ کے اندر پیدا ہو گا"۔ لہٰذا اس سے صاف معلوم ہوا کہ بشیر اول کو جو (۷-۸-۸۷) بروز شنبہ پیدا ہوا۔ مصلح موعود قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نیز آپ ۱۰-۷-۱۸۸۸ کے اشتہار کے تتمہ کے [illegible] میں فرماتے ہیں کہ:-

"ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہو گا۔ اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا"۔

لہٰذا سبز اشتہار میں [illegible] فروری والی بنیادی پیشگوئی سے علیحدہ نعیم [illegible] مصلح موعود کے متعلق صاف طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس کا نام بشیر ثانی، محمود اور فضل ہو گا۔ اور دس جولائی کی پیشگوئی کے مطابق محمود احمد نام ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے پیدا ہونے پر آپ کا نام "بشیر الدین محمود احمد" رکھا گیا

اسی طرح حضور سبز اشتہار کے ص[illegible] و ص۱۵ میں فرماتے ہیں کہ:-

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلیفہ ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پائیں سو خدا نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں۔ ۔ ۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ یخلق ما یشاء اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل ہے۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے"۔

پس آپ کی پیدائش حسب بشارت ۱۲-۱-۱۸۸۹ کو ہوئی۔ الحمد للہ

قارئین کرام! غور کریں کہ ان الفاظ پر جن پر لکیر ڈالی گئی ہے کس طرح صاف الفاظ میں ایک کو دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کے خلیفہ برحق ہونے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت خلیفہ ثانی کا نام "محمود" مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا دکھایا گیا۔ جس سے مراد پیشوائی اور امامت ہے لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں صرف اور صرف آپ ہی کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کا جامہ عطا کیا اور آپ ہی ان بشارتوں کے مصداق ہیں اس ضمن میں یہ عاجز مولوی محمد علی صاحب مرحوم امیر جماعت لاہور کی ایک شہادت پیش کرتا ہے جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے سلسلہ خلافت کے عقیدہ کا اظہار اور پھر آپ کی اولاد میں کسی کے اس منصب پر فائز ہونے کا صاف اعتراف کیا ہے و ہو المراد

چنانچہ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم ریویو آف ریلیجنز اردو جلد پنجم نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۶ء ص۱۳۲ میں رقمطراز ہیں۔

"آئندہ کے لئے بانی سلسلہ اس سلسلہ کے لئے بڑی بڑی کامیابیوں کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ براہین احمدیہ میں دو وعدے سلسلہ کی کامیابی کے متعلق ہیں ایک وہ وعدہ جو خود بانی کی زندگی میں پورا ہونے والا تھا سو وہ پورا ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ دوسرا وعدہ جو اس سلسلہ کو دیا گیا ہے وہ اس کے بانی علیہ السلام کی وفات کے بعد ظہور پذیر ہو گا اور وہ ان الفاظ میں ہے "وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ" پہلے وعدہ کا ہونا صاف بتا رہا ہے کہ دوسرا وعدہ بھی پورا ہو کر رہے گا۔ یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ آپ کے ایک لڑکے کے ذریعہ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی راہنمائی کے لئے مامور ہو گا یہ سلسلہ بڑا اقتدار اور قوت حاصل کرے گا"۔

افسوس مولوی صاحب مرحوم تو اپنی زندگی میں اپنے اس قول پر ثابت قدم نہ رہے لیکن سوچنے والے سوچ سکتے ہیں کہ مولوی صاحب مرحوم کی یہ عبارت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کون لڑکا ہو گا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی راہنمائی کے لئے مامور کیا گیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفہیمات

(ا) حضرت پیر منظور احمد صاحب نے سبز اشتہار سے معلوم کیا کہ مصلح موعود والی پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حق میں ہے تو آپ اپنے زعم میں ایک اچھا خبر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں لے کر گئے حضور نے فرمایا کہ ہمیں تو پہلے ہی معلوم ہے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے ساتھ کس خاص طور سے ملا کرتے ہیں

(ب) دوسری شہادت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی یہ ہے کہ حضرت خطبات نور حصہ دوم میں فرماتے ہیں کہ:-

"حضرت خواجہ سلیمان صاحب ۲۲ برس کی عمر میں خلیفہ ہوئے اور [illegible] بات میں نے تمہیں کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے"۔

اس سے آپ کا یہ مقصد تھا کہ آپ کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کم سنی میں خلافت کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔ گو تمہاری نظر میں وہ بچہ اور کم تجربہ کار ہی کیوں نہ ہو

(ج) اسی طرح آپ کی تیسری شہادت جو الٰہی بشارت سے کہی گئی معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ حضورؓ نے اپنی وفات سے قبل ۱۹۱۴ء میں مصلح موعود کے ظہور کی تعین فرما دی۔ آپ نے فرمایا "مصلح موعود آج سے ۳۰ سال بعد ظاہر ہو گا۔ لہٰذا عین ۳۰ سال بعد ۱۹۴۴ء میں جنوری کی ۵-۶ تاریخ کی درمیانی رات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو حضرت بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ کے مکان واقع ٹیمپل روڈ لاہور میں ایک رؤیا کے ذریعہ اپنے آپ کو مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ چنانچہ ۲۷-۱-۱۹۴۴ کو جب آپ قادیان تشریف لائے تو دوسرے روز ایک خطبہ میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر آپ نے ہوشیارپور، لدھیانہ میں اس دعویٰ کو دہرایا۔ پھر بمقام لاہور ایک پبلک جلسہ میں حلفیہ بیان کے ذریعہ مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ بالآخر ۱۹۴۴ء میں بمقام دہلی ایک تاریخی جلسہ میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

پس یہ ہیں چند مختصرات پیشگوئی درباره مصلح موعود اور اس کی اہمیت کے بارہ میں مبارک وہ شخص جو ان باتوں پر غور کرکے

"اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی"

(جاوید اقبال اختر)

مادیت کی اس خطرناک دور میں جس میں کہ انسان نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ ایک طرف تو چاند تک پہنچ چکا ہے اور دنیا پر غلبہ پانے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کئے جا رہے ہیں تو دوسری طرف دنیا کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو وجودِ باری سے ہی منکر ہے اور اپنی ہی دُھن میں مگن سراپا دہریت کے خوفناک گڑھے میں گرتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیتِ کاملہ کے تحت دُنیا کی ہدایت کے لئے نبیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، تاکہ اس کی ذات دنیا میں پہچانی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور پیشگوئی کے ماتحت آپؐ کی برکات دُنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے رُوحانی فرزندِ جلیل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کو مادیت کے اس عروج کے زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ پر بذریعہ الہامِ الٰہی ظاہر کیا گیا کہ

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ۔

یعنی تمام برکتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں پس بہت برکتوں والا ہے وہ جس نے تعلیم دی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اور بہت برکتوں والا ہے وہ جس نے تعلیم پائی یعنی آپؐ کا رُوحانی فرزندِ جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام۔ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع کی کامل اطاعت کرنے اور فنافی الرسول ہو جانے کے بعد ان عظیم برکتوں سے ورثہ پایا تو خدا تعالیٰ نے بھی آپ کو الہاماً فرمایا کہ:-

"بورکت یا احمد و کان ما بارك الله فيك حقاً فيك"
(تذکرہ ص۵۲۴)

پھر دوسری جگہ فرمایا:-

"میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

ان الہامات کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ اپنی مشیتِ خاص کے ماتحت ایک ایسی بابرکت خاتون کو آپ کے عقد میں لے آیا جس کے بطن سے ایسی مبارک اولاد کی نسل چلی جس نے آئندہ چل کر دینِ اسلام کی غیر معمولی خدمات کی سعادت حاصل کرنی تھی۔ اور اس طرح پر وہ عظیم الشان پیشگوئی پوری ہونے والی تھی جس کی نسبت تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور بشارت فرمایا تھا کہ:-

"ينزل عيسى ابن مريم الى الارض فيتزوّج و يُوْلَدُ لَهٗ"

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں آکر شادی کریں گے اور ان کے بچے بھی ہوں گے۔ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ مسیح موعود آکر شادی کریں گے اور اُن کی اولاد بھی ہوگی۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہیں خدا تعالےٰ ایک جلیل القدر اور صالح فرزند عطا فرمائے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کے مقرب اور مکرم بندوں میں شامل ہوگا"

نیز خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کے بارہ میں بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ "جس کا نزول بہت مبارک۔ اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا ...... اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ (تذکرہ ص۱۴۲)

اس موعود پسر کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری ہی برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں رُوح القدس کی برکت پھونکوں گا"۔

اس سے بھی یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ جن برکات کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا تھا انہیں برکات کا ظہور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی ہونا مقدر تھا۔ پھر ان برکات سے حصہ پانے والے محض ایک دو علاقے نہیں بلکہ "قومیں" برکت پائیں گی۔ اور مصلح موعودؓ کی صفات میں سے یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عالمگیر مشن کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے لائے گئے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن عالمگیر مشن ہے اور آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں قرآنِ کریم کی شریعت میں تمام قوموں اور تمام زمانوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں تو پھر لازمی طور پر مصلح موعودؓ بھی اسی صفت سے متصف ہوگا۔ اور نیکی اور صلاحیت کا وہ بیج جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس زمانہ میں بویا گیا وہ مصلح موعود کے زمانہ میں سعید دلوں کی زمین میں پھوٹ کر سُرعت کے ساتھ نشو و نما پائے گا۔ اور ایک تناور درخت کی حیثیت اختیار کرے گا۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغِ اسلام اور خدمتِ دین کے ایسے مواقع بہم پہنچائے کہ ساری دُنیا میں اسلام کی آواز پہنچنے لگی۔ منجملہ ایسے سامانوں کے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے نوجوانوں کو دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ آپؓ کی آواز پر بیسیوں مخلصین نے لبیک کہتے ہوئے میدانِ عمل میں آئے۔ ان سب کو پہلے حضورؓ نے اپنی خاص نگرانی میں تعلیم و تربیت دی اور پھر بیرونی ممالک میں تبلیغِ حق کے لئے بھیجا۔ ساتھ ہی جماعت کے دوسرے بے کار افراد کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے ہی ولولہ انگیز الفاظ میں ایک موقع پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"پھیل جاؤ دنیا میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں پھیل جاؤ جنوب میں۔ پھیل جاؤ یورپ میں۔ پھیل جاؤ امریکہ میں۔ پھیل جاؤ افریقہ میں۔ پھیل جاؤ جزائر میں پھیل جاؤ چین میں۔ پھیل جاؤ جاپان میں اور پھیل جاؤ دُنیا کے کونے کونے میں۔ یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ دُنیا کا کوئی ملک اور دُنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہؓ پھیلے۔ تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلے کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھر و اپنی ترقی کے ساتھ سلسلے کی ترقی کا موجب ہو ...... میں چاہتا ہوں کہ ہماری زندگیوں میں ہی احمدیت کی تعلیم کے مرکز قائم ہو جائیں"۔ (خطبہ جمعہ ۱۵ر فروری ۱۹۳۶ء)

خدا کے محبوب اور مقرب بندے کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات نے بڑا اثر دکھایا۔ اس ولولہ انگیز خطاب پر ابھی ۳۸ سال کا عرصہ گزرا ہے کہ دُنیا اس کے نتائج کو بالکل اُسی شکل میں دیکھ رہی ہے جیسا کہ حضرت امام ہمام رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت سے توقع کی تھی۔ خدا کا شکر ہے آج بیرونجات کے ان سب ممالک میں احمدیت ایک نمایاں پوزیشن حاصل کر رہی ہے۔ احمدی مبلغین کرام کے ذریعہ زبانی تبلیغِ اسلام کے ساتھ قرآنی برکات اور انوارِ محمدیؐ کی اشاعت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کا یہ بھی عظیم کارنامہ ہے کہ آپ نے قرآنِ کریم کے تراجم دیگر زبانوں میں شائع کرانے کا عظیم منصوبہ بنایا۔ اس طرح ان زبانوں کے جاننے والوں کو اپنی ہی زبان میں کلام اللہ کو سمجھنے اور اس کے معارف سے آگاہ ہونے کی سعادت میسر آئی۔

اس زمانہ میں دُنیا میں کئی مسلمان بادشاہ، کئی جماعتیں حمایتِ دین کی دعویدار تھیں مگر کسی کو بھی ایسا عظیم الشان کام کرنے کی سعادت نصیب نہ ہوئی۔ حضور رضی اللہ عنہ کے دیگر عظیم القدر بیسیوں کارناموں کو چھوڑ کر اگر اسی کارنامہ پر غور کیا جائے تو ہر دل سے یہ دُعا نکلتی ہے:-

"ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے"

کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بعد آپ ہی وہ مقدس وجود تھے جنہوں نے اس زمانہ میں تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کے کام کو منظم طریق پر اجراء فرمایا۔ اور حضور رضی اللہ عنہ کے اپنے جوشِ تبلیغ کا جو حال تھا وہ حضورؓ کے اس شعر سے ظاہر ہے جس میں آپؓ فرماتے ہیں ؎

محمودؔ کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

حضرت مصلح موعودؓ کے عزمِ صمیم اور پھر شاندار پلاننگ کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ کے بابرکت عہدِ خلافت میں برصغیر ہند و پاک کے علاوہ بیرونی ممالک کی مندرجہ ذیل قوموں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور برکاتِ محمدی سے مشرف ہونے کی راہیں کھلیں:-

براعظم افریقہ کے بہت سے ممالک۔ نائیجیریا۔ یوگنڈا۔ غانا۔ سیرالیون۔ آئیوری کوسٹ۔ کینیا۔ گیمبیا۔ ٹانگانیکا۔ ماریشس کے علاوہ یورپین ممالک انگلستان۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ سکنڈے نیویا۔ اسی طرح انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ برما۔ سیلون۔ مسقط۔ شام۔ افغانستان۔ ایران۔ لبنان۔ اسرائیل وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت دور میں ان سب ممالک کی اقوام (باقی دیکھئے ص۱۶ پر)

"ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے" "وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا مُوجب ہو گا"

از مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب

یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے وجود باجود کی پاکیزہ زندگی کے عنوانات ہیں جو خدا کی مقدس وحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش سے قبل ظاہر کئے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی مبارک زندگی ان کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ چنانچہ ذیل کی سطور میں عناوین مندرجہ بالا کے تعلق سے آپ کی زندگی کے حالات بطور نمونہ مشتے از خروارے تحریر ہیں۔

۱۔ "ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے"

جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا اسی طرح یہ پیشگوئی حقیقت کے لباس میں منصۂ شہود میں آئی۔ خدا تعالیٰ نے بچپن سے ہی آپ میں روحانیت کے جوہر نمایاں کئے۔ جن وجودوں کو غیر معمولی مؤمنانہ فراست اور قوتِ شامّہ عطا ہوئی تھی وہ تو اسی وقت تاڑ گئے تھے کہ ؎

درختیکہ نکوست از بہارش پیداست

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"A man can not entre into the kingdom of heaven unless he is born twice."

یعنی ایک انسان خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی پیدائش ثانیہ نہ ہو۔

قرآنِ مجید نے اس دوسری پیدائش کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ۔

یعنی جب میں نے اس کا قالب بنا لیا اور [illegible] اپنی رُوح اس میں پھونک دی تو سب لوگ اس کے لئے زمین پر سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤ۔ سو اس میں یہی اشارہ ہے کہ جب اعمال کا پورا قالب تیار ہو جاتا ہے تو اُس قالب میں وہ رُوح چمک اُٹھتی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)۔

حضرت مصلح موعودؓ کا خدا تعالیٰ سے الہام پاکر پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مصداق بننے کا دعویٰ اس پر شاہدِ ناطق ہے۔ چنانچہ حضورؓ نے روح القدس سے تائید یافتہ ہونے کی وجہ سے دُنیا کو مسیحائی کے جوہر دکھائے۔ اور ہر قوم کے رُوحانی مریضوں کے لئے کوثرِ شفا دنیا کے کناروں تک پہنچا کر اس کی تاثیروں سے دنیا کو فیضیاب فرمایا۔ آپ کی بیسیوں معرکۃ الآراء تصانیف۔ خطبات۔ تقاریر و تفاسیر آپ کے رُوح القدس کی تائید سے حاصل کردہ علوم کی یادگار ہیں۔ جو قیامت تک انشاء اللہ تعالیٰ دُنیا کو فیضیاب کریں گی۔ اور جو لوگ اُن سے استفادہ کریں گے وہ پکار پکار کر کہیں گے ؎

امت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

۲۔ "وہ جلد جلد بڑھے گا"

جماعت کی پیدائش اور حضرت مصلح موعود کی پیدائش ایک ہی سال میں ہوئی ہے۔ اور پھر جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ اسی کے تعلق سے آپ کے فرزند دلبند گرامی ارجمند حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں وعدہ تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں انگریزوں کی حکومت تھی جس کے بارہ میں فخریہ کہا جاتا تھا کہ حکومتِ برطانیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُلٹی گنگا بہا کر دکھائی اور حضرت مصلح موعودؓ سے ایسے رنگ میں کام لیا کہ آپ کی زندگی میں آپ کی جماعت کو زمین کے کناروں تک پھیلا دیا۔ اور حکومتِ برطانیہ سمٹ کر جزیرہ برطانیہ میں محصور ہو گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ کو پچیس سال کی عمر میں خدا تعالیٰ نے خلافتِ موعود کا تاج پہنایا۔ اولوالعزم امام نے ایسی تیز رفتاری سے کام کیا کہ جلد جلد جماعت کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ روز افزوں ترقی کرنے والی مالی سکیموں سے سلسلہ کے بیت المال کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کر دیا۔ روحانی پرندے آپ کی توجہ گرامی اور تربیت سے پروان چڑھے۔ آپ کی زندگی میں خدا کے فضل سے یورپ اور امریکہ کے سفید پرندے حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے۔ ابدال الشام کی پاک جماعت بنی۔ آپ کے شاگردوں نے متعدد مشرقی و مغربی ممالک میں اسلام کا جھنڈا نصب کیا۔ بادشاہوں کو پیغام پہنچا۔ ان کے ردِّ عمل کے مطابق ان کا انجام دیکھنے میں آیا۔ براعظم افریقہ میں اسیروں کی رستگاری کا کرشمہ ظاہر ہوا۔ متعدد جزائر میں جماعت پھیلی۔ غرضیکہ جماعتِ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے آپ کی قیادت میں محض اپنے فضل و کرم سے آپ کی زندگی میں یہ سعادت بخشی کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں پر اظہارِ شکر اور تحدیث بالنعمت کے طور پر کہہ سکے کہ بفضلہٖ آج جماعتِ احمدیہ پر دنیا میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ فالحمدُ للّٰہ۔ اللّٰھمّ زِد فزِد۔ پیشگوئی مذکورہ بالا کا اس شان سے پُورا ہونا آفتاب آمد دلیلِ آفتاب کا مصداق ہے۔

۳۔ "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اس زمانہ میں ہوئی جبکہ دنیا شیطان کے پنجہ میں اسیر تھی۔ چنانچہ حضور کے ذریعہ دُنیا نے شیطان کے پنجے سے رہائی حاصل کرنی شروع کی اور جب حضرت مصلح موعودؓ کا دور آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ؎

کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دِکھاؤں گا کہ اِک عالم کو پھیرا

آپ کا پیغام جوں جوں دنیا میں پہنچتا گیا، اسیر قوموں کا شعور بیدار ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ بے شمار ممالک جو پہلے محکوم تھے وہ آپ کے زمانہ میں برق رفتاری سے آزادی حاصل کرتے گئے۔ اور جن قوموں کی اسیری سینکڑوں اور ہزاروں سال سے چلی آ رہی تھی حضور کا وجود ان کی رستگاری کا بھی موجب بنا ہے۔ اگر وہ آج پوری طرح آزاد نہیں ہوئیں تو ان کی آزادی کی راہ تو حضور ہموار فرما گئے ہیں۔ پیشگوئی کے الفاظ میں یہی مذکور ہے۔ وہ دِن دُور نہیں کہ نوعِ انسان کلی طور پر شیطان کی اسیری یا غلامی سے، آپ کی رہنمائی سے استفادہ کرتے ہوئے نجات پاکر اس رستگاری کو حاصل کر لیں جو بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ؎

رستگاری چیست؟
دربند تو بودن صید وار!

کا مصداق ہو۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ولادت و درخواستِ دعا

خاکسار کی چھوٹی بچی عزیزہ رفعت عائشہ زوجہ نعیم احمد صاحب ولد مستری محمد حسین صاحب درویش کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے مورخہ ۱۴ فروری ۷۴ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کی والدہ کو کھانسی کی شکایت ہے اس لئے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کی درازیٔ عمر، نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد یوسف مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

"تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائیگا"

"وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا"

از مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مندرج پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کی ان الہامی عبارت کا آخری فقرہ جسے ذیل کے مضمون کا عنوان بنایا گیا ہے، مضمون نگار نے اس کے چند ایک پہلو اپنے [illegible] کے مطابق بیان کئے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ان تمام پہلوؤں میں مضمون نگار سے ہمیں اتفاق ہو۔ بالخصوص مضمون نگار کی طرف سے بیان کردہ پہلا احتمال ہماری نگاہ میں خاص طور پر محل نظر ہے۔ اس پر ہم نے زیر حاشیہ نوٹ دے دیا ہے اس بارہ میں ہمارا ایک مفصّل نقطۂ نظر بھی ہے جو کسی اور موقع پر بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔ (ایڈیٹر بدر)

حرفِ اوّل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کأنّ اللہ نزل من السماء رحمت اور فضل، واحسان اور قربت کا نشان، فتح وظفر کی کلید سیدنا محمودؓ قدیم الٰہی نوشتوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت خاص سے ان تمام صفاتِ عالیہ سے متصف کیا جو مصلح موعود کے لئے مقدر تھیں۔ اور ان تمام مقاماتِ قرب سے نوازا جن کا اس نے وعدہ فرمایا تھا۔ یہ فخر رُسل مصلح موعود ۱۹۱۴ء سے لیکر ۱۹۶۵ء تک خداتعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی پاسبانی کرتا رہا۔

ہاں اس صاحبِ شکوہ وعظمت و دولت نے ۵۱ سال تک اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکتوں سے ایک عالم کو بیماریوں سے صاف کیا اور شیطان کی اسیری سے بیشمار سعید رُوحوں کی رستگاری کا موجب ہُوا۔ وہ کامیاب وکامران جرنیل کی طرح ۷، ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات کو اڑھائی بجے صبح ہمارے دلوں کو حزیں بناکر اپنے ازلی محبوب کو پیارا ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور اُس کی بے انتہا رحمتیں اس پر نازل ہوں آمین۔

آج بیشک حضرت المصلح الموعودؓ ہم میں موجود نہیں ہیں۔ پھر بھی آپ کی ساری مقدس حیات ہمارے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے۔ اس امر پر صرف ہمارا ہی ایمان نہیں بلکہ اغیار بھی کسی نہ کسی رنگ میں شاہد ہیں کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والی عظیم الشان پیشگوئی (جو حضرت مصلح موعودؓ کی ذاتِ بابرکات سے متصف ہے) کی ایک ایک علامت حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے فرزند دلبند گرامی ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کے وجود باجود میں نہایت مہتم بالشان طریق پر پوری ہوچکی ہے۔

پیشتر اس کے کہ پیشگوئی سے متعلق اس مندرجہ بالا متن پر روشنی ڈالی جائے، ضروری ہے کہ پیشگوئی کے متعلقہ الہامی الفاظ کو پیشِ نظر رکھا جائے۔ تاکہ اس میں مذکورہ بالا صراحت کی نشاندہی کی جاسکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرکے ایک اولوالعزم فرزند کے پیدا ہونے کی نہایت پرشکوہ الفاظ میں بشارت دی اور فرمایا:-

"وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔"

پھر فرمایا:-

"جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وکان امرًا مقضیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی میں عالمی انقلاب کا ذکر

اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعودؓ کی واضح اور بیّن علامات اور اس کے ذریعہ رونما ہونے والے عالمگیر انقلاب کا ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ جب یہ ساری باتیں رونما ہوجائیں گی تو پھر وہ مصلح موعودؓ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وکان امرًا مقضیًّا۔" پیشگوئی کے یہی وہ آخری الفاظ ہیں جن میں خداتعالیٰ نے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ مصلح موعود خدائی انکشاف کی بناء پر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان ان سب علامات کے پورا ہونے کے بعد کرے گا۔ اور اس لئے کرے گا کہ خدا نے اسی طرح چاہا ہے اور یہ اس کی طرف سے ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔

نفسی نقطہ آسمان کی تشریح

اب حل طلب بات یہ ہے کہ یہاں پر نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھائے جانے کا کیا مطلب ہے۔ اگر یہ معلوم ہوجائے تو پیشگوئی کے اس آخری حصہ کا مفہوم وتشریح ازخود ہی ظاہر وباہر ہوجائیگی۔ اور متلاشیٔ حق خود ہی اپنی راہ متعین کرے گا۔

نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا مطلب سمجھ لینے کے لئے ہمیں خود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جہاں ایک موقعہ پر حضورؑ نے نفسی نقطہ آسمان کی جامع تشریح بیان فرمادی ہے۔ آپنے واضح فرمایا ہے کہ نفسی نقطہ آسمان سے مراد روحانی علوّ و ارتفاع کا وہ مرتبہ ہے جو اہل اللہ میں کسی صاحبِ حال کو عنداللہ حاصل ہو۔ چنانچہ آپ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف سرمۂ چشم آریہ میں سید وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع واعلیٰ مقام ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ومقام جس تک کسی غیر کی رسائی ہرگز ممکن نہیں، قوسِ الوہیت اور قوسِ عبودیت کے مشترک وتر میں اس درمیانی نقطہ سے عبارت ہے جو دائرۂ قوسین کا نقطۂ مرکز ہے۔ اور آنحضورؐ کا یہ مقام اہل اللہ کی اصطلاح میں نفسی نقطہ احمد مجتبیٰ ومحمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتا ہے۔ یہ وترِ مشترک دوسرے بیشمار نقاط پر مشتمل ہے۔ جو درمیانی نقطۂ وتر سے فیضیاب ہونے کے باعث دوسرے ارباب صدق وصفا کے نفسی نقطہ ہائے آسمان کا درجہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اب جاننا چاہیئے کہ دراصل (قوسِ الوہیت وقوسِ عبودیت کے وترِ مشترک میں) اسی نقطۂ وسطی کا نام حقیقتِ محمدیہ ہے جو اجمالی طور پر جمیع حقائقِ عالم کا منبع واصل ہے۔ اور دراصل اسی ایک نقطہ سے خط وتر انبساط وامتداد پذیر ہُوا ہے۔ اور اسی نقطہ کی رُوحانیت تمام خط وتر میں ایک ہویّتِ ساریہ ہے جس کا فیض [illegible] سارے خط کو تعیّن بخش ہوگیا ہے۔ عالم جس کو متصوفین اسماء اللہ سے بھی تعبیر کرتے ہیں اس کا اوّل اور اعلیٰ مظہر جس سے وہ علیٰ وجہ التفصیل صدور پذیر ہُوا ہے یہی نقطہ [illegible] ہے جسے اصطلاح [illegible] میں نفسی نقطہ احمد مجتبیٰ ومحمد مصطفیٰ کا نام رکھتے ہیں اور فلاسفہ کی اصطلاحات میں عقلِ اوّل کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ اور اسی نقطہ کو دوسرے وتری نقاط کی طرف وہی نسبت ہے جو اسمِ اعظم کو دوسرے اسماء الٰہیہ کی طرف نسبت واقع ہے۔ غرض سرچشمۂ رموزِ غیبی ومفتاحِ کنوزِ لاریبی اور انسانِ کامل دکھلانے کا آئینہ بھی یہی نقطہ ہے۔ اور تمام اسرارِ مبدء ومعاد کی علتِ غائی اور ہر ایک زیر وبالا کی ماہیت یہی ہے جس کے تصور بالکنہ سے تمام عقول وافہامِ بشری عاجز ہیں۔" (سرمۂ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس عبارت میں تمام مخلوقات میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع واعلیٰ وفہم وادراک سے بالاتر مقام کو واضح فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقام اہل اللہ کی اصطلاح میں نفسی نقطہ احمد مجتبیٰ ومحمد مصطفیٰ کہلاتا ہے۔ اور اسی طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت سے دوسرے اربابِ صدق وصفا کو تعلق باللہ کے لحاظ سے جو رُوحانی مرتبہ ومقام حاصل ہوتا ہے وہ اُن میں سے ہر ایک کا نفسی نقطہ کہلاتا ہے۔ اس وضاحت کی روشنی میں اگر پیشگوئی مصلح موعود کے آخری فقرہ کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو یہ حقیقت منظرِ عام پر آجاتی ہے کہ اس میں پسر موعود کے

اپنے نفسی نقطہ آسمان سے مراد وہ روحانی اور بلند پایہ مقام ہے جو عند اللہ آپ کو حاصل ہے اور نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے یا مرتفع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب پیشگوئی پسر موعود کی تمام علامات اور اس کے تمام کارنامے دنیا میں ظاہر ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ خود اس پر اس کا مرتبہ ظاہر کر دے گا۔ اور اسے بتا دیگا کہ وہ خود ہی مصلح موعود ہے۔ اور عند اللہ اس مرتبہ اور مقام پر فائز ہے۔ کہ جس کے فیض اور برکت سے دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو۔

چنانچہ جب حضرت المصلح الموعودؓ کے ذریعہ وہ تمام علامات احسن رنگ میں کماحقہٗ پوری ہو گئیں جن کا ذکر اس عظیم الشان پیشگوئی میں درج تھا۔ مثلاً حضورؓ کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہونے لگا۔ آپ کی شہرت زمین کے کناروں تک پھیلنے لگی۔ اور آپ اس طور سے روحانی اسیروں کی رستگاری کا موجب ثابت ہونے لگے کہ مشرق و مغرب کی قومیں آپ سے برکت پانے لگیں۔ اور آپ کے ذریعہ اسلام چار دانگ عالم میں پھیلنے لگا۔ علیٰ ہذا القیاس جملہ علامات پیشگوئی آپ کی ذات بابرکات کی آئینہ دار ہونے لگیں۔ اس کے باوجود آپ اپنی زبان سے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرنے سے احتراز فرماتے رہے۔ بالآخر حسب پیشگوئی ان سب علامتوں کے پورا ہونے کے بعد وہ وقت آ پہنچا[۱] جب خدا تعالیٰ نے آپ کو نفسی نقطہ آسمان کی طرف مرتفع کر کے ۵ ر ۶ ر جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب کو ایک رؤیا میں الہام خاص کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ فی الحقیقۃ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں۔ چنانچہ اس خدائی انکشاف کے بعد ہی آپ نے ۱۹۴۴ء کے دوران ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں جلسے منعقد کر کے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ ۱۲ ر مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور کے مقام پر منعقدہ جلسے میں آپ نے اس امر کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"چنانچہ آج میں اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں نمبر ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔"

(الفضل ۱۸ ر فروری ۱۹۵۸ء)

---

[۱] نوٹ: یہی وہ احتمال ہے جس کے بارہ میں ہم نے حسن نظر ہونے کا ابتداء میں اشارہ کیا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

پس نفسی نقطہ آسمان کی طرف ارتفاع کا مطلب انسان کا روحانی مقام ارتفاع ہے۔ انسان کا یہ مقام گویا کہ اس کی روحانی استعداد کی پہنچ یا پرواز کا ہی دوسرا نام ہے۔ علاوہ ازیں پیشگوئی کے اس آخری متن میں ایک اور بات بھی مقدر طور پر پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بہت بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے اور معاندین و مخالفین الکفر ملۃ واحدۃ بن کر حضورؓ کو ناکام و نامراد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے۔ یہاں تک کہ قاتلانہ حملے بھی کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ آپ کی ذات گرامی کے ذریعہ ان تمام فتنوں کو مٹا دے گا۔ دشمنوں کو ہر قدم پر ان کے منصوبوں میں ناکام اور نامراد کر کے خدا تعالیٰ آپؓ کو لمبی اور مبارک حیات بخشے گا۔ اور بالآخر آپؓ کو طبعی وفات دے گا۔

کیونکہ نفسی نقطہ آسمان کے ارتفاع کیلئے ضروری تھا کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے لمبی عمر عطا کی جاتی۔ آپ کے روحانی مقام کی رفعت و برتری کے لئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کے مخالفین کو ذلت و رسوائی کا منہ دکھائے اور ان کی ہر کوشش کو خاک میں ملا دے۔ اور ضروری تھا کہ آپ کے نفسی نقطہ کے ارتفاع کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو طبعی وفات دیتا۔

گویا کہ مصلح موعودؓ والی پیشگوئی میں جہاں ایک طرف اس قسم کے حالات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے نفسی نقطہ کے ارتفاع اور نیک انجام[۲] کا ذکر ہے وہاں دوسری طرف عمر کی درازی اور دشمنوں اور مخالفین کی ناکامی و نامرادی اور اس کے باعث ہونے والے روحانی مقام کا ارتفاع بھی مضمر ہے۔ [illegible] کہ یہ ہر دو رُخ جہاں پر حضرت مصلح موعود [illegible] صداقت [illegible] وہاں پر تدبر [illegible] کام لینے والوں کے لئے ایک کھلا نشان [illegible]

حضرت المصلح الموعودؓ کے وجود باجود کے ذریعہ سے جماعت کی تنظیم، دو صد سے زائد مرکز، [illegible] از معروف کتب کا ذخیرہ۔ آپ کے ذریعہ سے پیدا [illegible] روحانی انقلاب۔ اور جماعت احمدیہ سے خصوصی شفقت اور محبت۔ علاوہ ازیں حضورؓ سے منسلک ہر شے خواہ وہ انسانوں میں سے ہو یا حیوانات، نباتات اور جمادات میں سے حضورؓ کے علو مرتبت کیلئے تا قیامت [illegible] بدعا رہیگی۔ فی الحقیقت یہی نفسی نقطہ آسمان کی طرف ارتفاع کا صحیح مفہوم ہے جو "وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا" کے تحت پورا ہوا۔ اور تا قیامت ہوتا رہے گا۔ اور اس کی آب و تاب میں دن دگنا اور رات چوگنا اضافہ ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

[۲] حاشیہ: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں خود ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسن انجام کا ذکر بطور تحدیث نعمت فرماتے ہوئے اس عظیم بشارت کے الفاظ بھی درج فرمائے ہیں جو اس طرح ہیں مَوْتٌ حَسَنٌ مَوْتٌ حَسَنٌ فِي وَقْتٍ حَسَنٍ۔ اس بشارت میں اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو حسن قرار دیتے ہوئے حضورؓ کے انجام حسن کی خبر دی ہے اور بتایا کہ وہ وقت بھی حسن ہی ہوگا۔ (ایڈیٹر بدر)

"اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی"

بقیہ صفحہ (۱۱)

میں سے سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر برکات پانے والی بنا دیا۔

اس کے بعد آپؓ کے ذریعہ برکات کا ظہور اس رنگ میں ہوا کہ کبھی وہ زمانہ تھا کہ جماعت احمدیہ کا بجٹ بہت تھوڑا ہوا کرتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مصلح موعودؓ کی شبانہ روز دعاؤں کے نتیجہ میں آج لاکھوں کروڑوں تک کا بجٹ بنا دیا ہے۔ اور یہ صرف اور صرف حضرت مصلح موعودؓ کی کوششوں اور وسیع تر اور منظم تبلیغی نظام کی برکت کا ہی نتیجہ تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسے مخلصین عطا فرمائے جو دین برحق کی اشاعت کے لئے اپنے پاکیزہ اموال سے وافر حصہ خرچ کرنے کو عین سعادت سمجھتے ہیں۔

یہ تو مالی برکات کا عالم تھا۔ اور علمی برکات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ حضور نے قرآن مجید کی ایسی دلنشین تفسیر فرمائی اور اس میں ایسے روحانی لطائف بیان فرمائے کہ ان کے مطالعہ سے بیشمار عامی افراد، جید عالم بنے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے جاری کردہ علم کلام اور حضرت مصلح موعود کی تشریحات کی روشنی میں آج احمدی مبلغین دنیا کے بڑے بڑے مدبرین و مفکرین کو للکارتے ہیں مگر کسی کو معقولی طور پر ان کے سامنے دم مارنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ یہی حال جماعت میں اخلاقی برکات کے اجراء کا ہے۔ آپؓ کی کامل تابعداری کر کے لوگ چلتے پھرتے فرشتے نظر آنے لگے۔ حتیٰ کہ اغیار بھی اس کا اعتراف کئے بنا نہ رہ سکے۔ چنانچہ ایڈیٹر ریاست لکھتا ہے کہ:-

"ایڈیٹر ریاست کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ان سینکڑوں میں ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو اسلامی شعار کا پابند اور دیانتدار نہ ہو۔ اور ہمارا تجربہ یہ ہے کہ احمدی کے لئے بد دیانت ہونا ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ خدا سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ خدا سے بدکتے ہیں۔ اور ان کے مبلغین کو دیکھ کر تو عیسائیوں کے بلند کیریکٹر کے وہ پادری یاد آ جاتے ہیں جن کے اسوۂ حسنہ کو دیکھ کر ہندوستان کے لاکھوں انسانوں نے عیسائیت کو قبول کیا۔"

(اخبار ریاست ۱۳ ر نومبر ۱۹۵۲ء)

اس کے علاوہ ہر طرح کی برکات کا ظہور آپ کے بابرکت دور میں ہوا۔ جن کا نظارہ دنیا نے دیکھا اور آئندہ دیکھتی چلی جائے گی انشاء اللہ۔

خدا تعالیٰ کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں ہوں اس مبارک وجود پر جو اس کی قدرت اور رحمت کا مجسمہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور آپؑ کے مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے طفیل یہ نعمت عظمیٰ دنیا نے پائی۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کی برکات کو بڑھاتا رہے اور ہم سب کو اس میں سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

وفات

میرے بزرگوار والد صاحب مکرم جناب منشی نصیر الدین صاحب بتاریخ ۱۴ ر جنوری ۱۹۷۴ء شام رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم مخلص، تہجد گزار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ آپ کو دیر تک سیکرٹری مال اور دیگر عہدہ ہائے پر رہ کر جماعت کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم تحریک آزادی کشمیر کے ایک نہایت سرگرم رکن رہ چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں مرحوم نے تاریخ آزادی کشمیر بھی مرتب کر کے شائع کی ہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ ۱۵/۱ بوقت ۱۱ بجے صبح زیر قیادت جناب میر عبد الحمید صاحب ادا کی گئی۔ احباب جماعت سے مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

خاکسار ظہور احمد خان، چک ایرچھ۔ یاری پورہ۔

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رُکن ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن کریم کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں۔ اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پُورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے اُن کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب حیثیت افراد کا جائزہ لیں۔ اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجُود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کرکے ممنون فرمائیں۔ مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر رسالہ مفت ارسال کر دیا جائیگا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جُملہ خریدارانِ بدر کیلئے ایک ضروری اعلان

اگرچہ پہلے بھی اِکا دُکا خریدارانِ بدر کی طرف سے ایسی اطلاع ملتی رہی ہے کہ انہیں بدر کا فلاں فلاں پرچہ نہیں ملا۔ مگر عرصہ دو ماہ سے ایسی شکایات بکثرت موصُول ہو رہی ہیں بلکہ بعض خریداران کی طرف سے یہاں تک اطلاع ملی ہے کہ انہیں پورا پورا مہینہ اخبار نہیں مل رہا ہے درآں حالیکہ دفتر کی طرف سے تمام خریداران کو پوری احتیاط کے ساتھ پرچہ پوسٹ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ایسی شکایات کے سدباب کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ

دفتر مینجر بدر کی طرف سے یہاں کے ڈاک خانہ کے متعلقہ افسران اور دفاتر کو اس نقص کو دُور کرنے کے لئے پہلے بھی توجہ دلائی جاتی رہی ہے اور اب بھی کارروائی کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جن جن دوستوں کو ایسی شکایت پیدا ہو وہ اپنے اپنے ڈاک خانہ کو اپنی شکایت لکھیں اور اس کی نقل سرکل کے ہیڈ آفس کو اطلاع اور کارروائی کے لئے بھجوا دیں۔ اور اس کی ایک نقل مینجر بدر کو بھجوا دیں۔ تاکہ ضرورت پڑنے پر یہاں سے بھی مناسب کارروائی کی جاسکے۔ اور پرچہ کی ترسیل کا خاطر خواہ انتظام کرایا جائے۔ امید ہے آپ اس پر ضرور عمل درآمد کریں گے۔ اس کے بغیر ایسی شکایات کا ازالہ ممکن معلوم نہیں ہوتا۔

مینجر بدر قادیان

درخواستِ دُعا: میرا بیٹا عزیز سید مظفر یونس تقریباً تین ماہ سے بیہوشی کے دَوروں کی وجہ سے بیمار ہے۔ بہت پریشانی میں ہوں۔ احبابِ کرام سے دُعائے صحت کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار: ڈاکٹر محمد یونس۔ بھاگلپور (بہار)

تعمیرِ ملّت ——— اور ——— مصلح موعودؓ

بقیہ اداریہ صـ۲

تحریکِ جدید کی یہ آواز برِّصغیر سے نکل کر دوسرے برِّ اعظموں میں پہنچی۔ وہاں کے لوکل افراد پہلے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ احمدیت کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔ تب تحریک کے خصوصی عملی پروگرام کو خوش دلی سے اپنایا۔ اور وہ بھی خدا کے دین کی خدمت و اشاعت کے لئے اسی جذبۂ خلوص و فدائیت کے ساتھ میدانِ عمل میں آگئے۔ آپ برِّ اعظم افریقہ کے ممالک غانا۔ سیرالیون۔ نائیجیریا وغیرہ چلے جائیں یا مشرقی افریقہ کے ممالک میں اسی طرح یورپ و امریکہ کے احمدیہ مشنز کا دورہ کریں آپ کو پنجابی اور ہندوستانی احمدی مبلغین و مبشرین کے شانہ بہ شانہ جہاں اُن ممالک کے سیاہ فام مگر پُرنور دلوں والے افریقی باشندے فریضۂ اشاعتِ دین میں لگے نظر آئیں گے وہاں دوسری طرف یورپ کے مختلف ممالک کے لوکل سفید فام اسلام کے شیدائی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے فدائی بن کر تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے دکھائی دیں گے ——— یہ ہے تعمیرِ ملت کا عملی نمونہ — میدانِ عمل میں —— جسے حضرت مُصلح موعودؓ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ جاری فرمایا ——— اور آج دُنیا کے کناروں تک ایک خاص تنظیم کے ساتھ اس پروگرام کو وسیع سے وسیع تر کیا جا رہا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ جاری فرمودہ اس بابرکت کام کا شاندار نظارہ اس سال ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر خود اس ملک کے باشندوں نے بچشمِ خود مشاہدہ کر لیا جبکہ بیرونی ممالک کے اصل باشندے وفود کی صورت میں اس مبارک جلسہ میں شریک ہوئے۔ اگرچہ وفود کی شکل میں بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے ان غیر ملکی احمدی مسلمانوں کا یہ پہلا موقع تھا۔ تاہم ۱۴ ممالک کے وفود کی عملی شرکت سے اور اُن سے ذاتی تعارف حاصل کرنے والوں نے دیکھ لیا کہ جب خدا کا کوئی نیک بندہ اس کے دین کی خاطر ملّت کی تعمیر شروع کرتا ہے تو کس طرح اللہ تعالیٰ اس کے کام میں غیر معمولی برکت ڈالتا اور اکنافِ عالم کی سعید رُوحوں کو اس کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ ان میں سے بعض نمائندے حال ہی میں ربوہ کے بعد قادیان بھی تشریف لائے۔ ہم نے خود اُن سے ملاقات کی۔ جتنے روز وہ یہاں رہے اُنہیں قریب سے دیکھنے کا ہمیں موقعہ میسّر آیا۔ بلاشبہ وہ اخلاص کے پُتلے تھے۔ ان کے دل اسلام کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور تھے۔ بدر کے گذشتہ پرچہ میں ہم ربوہ کے جلسہ سالانہ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں انہی نمائندگان کے خطاب کا خلاصہ شائع کر چکے ہیں۔ یہ کوئی بناوٹ نہیں آپ پریس کانفرنس کی اس تفصیل کو مطالعہ کریں آپ دیکھیں گے کہ احمدی مبلغین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اُن کے دِلوں کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ اور آج وہ بیرونی دُنیا کیلئے جیتی جاگتی عملی تصویر ہیں اصل اسلام کی ——— اور یہ سب نتیجہ ہے اُسی نیک کام کا جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ کی طرف سے جاری کردہ تعمیرِ ملت کے ایک باقاعدہ پروگرام کا۔ جس کے تحت پہلے اپنے ملک کے نوجوانوں کے دِلوں میں خدمتِ دین کی رُوح پیدا کی گئی۔ تب وہ خدمت و اشاعتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کرکے دُور دراز کے ممالک میں پہنچے، اسلام کا زندگی بخش پیغام اُن ممالک میں پہنچایا اور ساتھ کے ساتھ اُن کے اخراجات پورا کرنے کے لئے جماعت نے مالی قربانیاں دیں۔ اور آج ہم ان سب کی ملی جُلی قربانیوں کے ثمرات بچشمِ خود مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس عظیم کارنامہ پر ہر قدر دان کے دِل کی گہرائیوں سے بے ساختہ جو دُعا نکلتی ہے وہ یہی ہے کہ

ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے!

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ÷

Phone 35 Registered with the registrar of news papers for India

Musleh-i-Maud Number

The Weekly BADR Qadian

Editer— Mohammad Hafeez Baqapuri
Sub. Editer— Jawaid Iqbal Akhtar

Vol. 23 21th February, 1974 No. 8

حزب اللہ میں شامل ہو جاؤ!!

اور

بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو

ارشاداتِ عالیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"اگر تم اپنے اندر سے ظلم کو نکال دو اور حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں کوئی خفیہ تدبیر اور منصوبے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ سب جھاگ ہے اور جھاگ ہمیشہ مٹ جاتی ہے۔ اور پانی قائم رہتا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ۔ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیکی اور سچائی اور ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ دُنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ۔ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دِلوں میں پیدا کرو۔ اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ۔ پھر خواہ دُنیا تمہیں سانپ اور بچھو بلکہ پاخانہ اور پیشاب سے بھی بدتر سمجھے تم کامیاب ہوگے۔"

"پس مَیں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ حزب اللہ بنو پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ کی نصُرت تمہیں کامیاب کرتی ہے۔ اب بھی تمہیں اس کی نصُرت حاصل ہے مگر پھر خصوصی اور فردی نصُرت حاصل ہوگی۔ آج کل کی نصُرت کی مثال تو ویسی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے، تو لوگ اس کا سامان اُٹھا اُٹھا کر باہر نکالتے ہیں۔ عزّت تو اس کی ہوتی ہے مگر ساتھ ہی اس کے نوکر کا سامان بھی باہر اُٹھا لاتے ہیں۔ محلہ کے لوگ بھی پہنچ جاتے ہیں۔ فائر بریگیڈ بھی۔ پولیس بھی۔ فرض کرو مکان کسی گورنر یا ڈپٹی کمشنر کا ہو تو جس جوش سے لوگ اس کا سامان باہر نکالتے ہیں [illegible] جوش سے اگر اس کے نوکر کے گھر میں آگ لگے تو کبھی نہ نکالیں گے۔ لیکن اسی نوکر کا سامان جب آقا کے سامان کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے تو اس کو بھی احتیاط سے نکال لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ نکالنا طفیلی ہوتا ہے۔ اسی طرح اب بھی اللہ تعالیٰ تمہاری مدد تو کرتا ہے مگر یہ مدد طفیلی ہے۔ لیکن اگر تم حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو پھر تمہیں ذاتی نصُرت بھی حاصل ہوگی اور طفیلی بھی۔ اس وقت تمہاری نصُرت اِس لئے ہے کہ اللہ تعالےٰ سمجھتا ہے اس کی ذِلّت سے سلسلہ کی ذِلّت ہوگی۔ مگر حزب اللہ میں داخل ہونے کے بعد اس لئے بھی نصُرت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کہے گا اس کی ذِلّت سے میری ذِلّت ہوگی۔ اگر یہ بدنام ہوا تو چونکہ یہ میرا دوست ہے اِس لئے مجھ پر الزام آئے گا کہ مَیں نے دوست سے وفاداری نہیں کی۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۴۴ - ۴۵ - ۴۶)